جنات وشیاطین کا تعارف

اور

معالج کی صفات

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ

مکتبہ پیام أمن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

© جملہ حقوق محفوظ

نام	:	جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
مصنف	:	مفتی محمّد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج، لکھنو۔
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۳۰۰۰
سال	:	۲۰۱۳
قیمت	:	۵۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

Mobile No. 0091– 9919042879, 9984490150

E-Mail: maktaba.pyameamnlko@gmail.com,siddiquilko@yahoo.com

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ مکتبہ ندویہ ندوۃ العلماء (لکھنؤ)

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)

۴۔ جامعہ دارارقم، ارقم نگر، محمد پور گونتی (فتحپور) ھسوہ

۵۔ مکتبہ حرمین امین آباد، مرکز والی مسجد (لکھنؤ)

فہرست مضامین

موضوع	صفحہ نمبر
مقدمہ	۶
جن کے معنیٰ	۱۰
جن اہل کلام کی اصطلاح میں	۱۰
جن کی تین قسمیں	۱۰
جنوں کا وجود	۱۱
جنوں کی صفات	۱۱
جنوں اور شیطانوں کی شکلیں	۱۲
انسانوں کے علاوہ مخلوق دیکھ سکتی ہے	۱۴
جنوں اور شیطانوں کا کھانا پینا	۱۵
شیطان کا بایاں ہاتھ	۱۶
شیطان کا پیشاب کرنا	۱۸
جنوں کا گھر، ان کی مجالس اور سواریاں	۱۹
غروب آفتاب کے بعد	۱۹
شیطانوں کا ٹھکانہ	۲۰
ابلیس کا تخت	۲۱
جنوں اور شیطانوں کی سواریاں	۲۲
جنوں کی شادیاں اور ان کی نسل	۲۲
افزائش نسل	۲۳
جنوں اور شیطانوں کی موت	۲۴
جن کی عمریں	۲۴

موضوع	صفحہ نمبر
جن وشیاطین کو قدرت	۲۵
انسانوں اور جنوں کی صورتوں میں	۲۶
انسانی جسم کے اندر خون کی مانند گردش	۲۷
جنوں کی مجبوری	۲۸
جنوں کا مختلف شکلیں اختیار کرنا	۳۱
جن کا انسانی شکل اختیار کرنا	۳۲
جن کا سانپ کی شکل اختیار کرنا	۳۳
جن کا کتوں کی شکل اختیار کرنا	۳۴
کالا کتا اور بلی	۳۵
جنوں کے ذریعہ ایذا پہنچانے کی شکلیں	۳۵
جنوں کے تکلیف پہنچانے کی بعض صورتیں	۳۶
گھر میں آگ کا لگنا	۳۸
آدم کی اولاد کے مقاعد (پاخانہ کے مقام) سے کھلواڑ کرنا	۴۰
آسیب زدگی کی حقیقت	۴۱
جنوں اور شیاطین کے ذریعہ آسیب زدگی	۴۲
جنوں کے سوار ہونے کی بعض ظاہری علامتیں	۴۲
آسیب زدگی کے بعض اسباب	۴۳
جادو بھی ایک بیماری ہے	۴۴
رسول اللہ ﷺ کا آسیب زدوں پر سے جنوں کا بھگانا	۴۵
بعض اصحابِ رسول کا جنوں کو نکالنا	۵۱
معالج کی صفات	۵۲
کسی آسیب زدہ شخص کو معالج نہ ملے تو کیا حکم ہے	۵۳

موضوع	صفحہ نمبر
جائز طریقہ علاج	۵۴
آسیب کے شرعی طریقۂ علاج کی بعض صورتیں	۵۵
دم اور تعویذوں کے ذریعہ علاج	۵۷
گھر سے دفع کرنے کا طریقہ	۵۹
جمائی اور شیطان	۶۳
شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں ہنستا ہے	۶۳
جمائی کے وقت شیطان بندے کے پیٹ میں گھس جاتا ہے	۶۴
تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے	۶۴
چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے	۶۴
شیطان کا رنگ	۶۴
شیطان کا لباس	۶۵
شیطان پانی کیسے پیتا ہے؟	۶۵
شیطان کی سواری	۶۵
ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان	۶۵
انسان پر شیطان کا قبضہ کب ہوتا ہے	۶۶
ٹوٹے برتن سے پینا	۶۶
شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے	۶۶
شیطان کے بہکانے کے طریقے	۶۷

مقدمہ

حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی دامت وبرکاتہم

مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ ومدیر البعث الاسلامی وچانسلر انٹیگرل یونی ورسٹی لکھنؤ

محترم جناب مفتی سرور فاروقی ندوی ’’صدر جمعیت پیام امن لکھنؤ‘‘ اپنے تبلیغی وتصنیفی کاموں کے لیے مشہور ہیں، وہ اردو اور عربی دونوں زبانوں کے ساتھ ساتھ ہندی زبان کے ماہر بھی ہیں، انھوں نے ہندی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے، اور اس کی تفسیر لکھی ہے، اسی کے ساتھ انہوں نے ہندی زبان میں اسلامی لٹریچر کی ایک بڑی تعداد تیار کی ہے، اور سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت اچھے پیرایۂ بیان میں ہندی زبان میں پیش کیا ہے، اس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آخری نبی ہونے کی شہادت خود ہندو مذاہب کی موثوقہ کتابوں سے پیش کیا ہے، اور اس کو ملک کے اکثریتی طبقہ کے نوجوانوں میں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ان کا یہ عمل نتیجہ خیز ثابت ہوا، اور اسلام کے سمجھنے میں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ادراک کرنے میں لوگوں کو بہت آسانی ہوئی، اور نوجوانوں کے ذہنوں کو اسلام سے قریب تر کرنے کا فائدہ حاصل ہوا۔

انہوں نے اسلام کا تعارف پیش کرنے کے لئے ایک وقیع لٹریچر ہندی

زبان میں تیار کر دیا ہے، اور اس کا فائدہ بھی حسب توقع ظاہر ہو رہا ہے، اور دین کی خدمت کرنے کی سعادت اس ذریعہ سے بھی ان کو حاصل ہو رہی ہے، ابھی حال ہی میں انہوں نے ہندو دھرم کے اوپر ایک مفصل کتاب ہندی میں تیار کی ہے، اسی طرح اردو زبان میں بھی بچوں کی ذہن سازی کے لئے اسلامی کوئز کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے، جس میں اسلامی عقائد اور اسلامی زندگی کی تمام ضروریات کو سوال وجواب کے اسلوم میں مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

اس وقت ان کی کتاب ’’جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات قرآن وحدیث کی روشنی میں‘‘ پیش نظر ہے، اس میں انہوں نے جن کے معنیٰ اور ان کی قسموں کا بیان کرتے ہوئے جناتوں کی صفات اور ان کی شکلوں کا بیان مختلف انداز سے کیا ہے اسی طرح جنوں کی موت، ان کی عمریں ان کے جسم یعنی سانپ، کتا، بلّی کے وجود میں آنے کی شکلوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی ایذا رسانیوں کا بھی ذکر کیا ہے پھر آسیب زدگی کے اسباب جادو کی حقیقت، معالج کی صفات اور آسیب کے شرعی طریقۂ علاج کے ساتھ دم وتعویذ کا بھی ذکر کیا ہے آخیر میں شیطان کے بہکانے کے طریقے کو بھی تفصیل سے بتایا ہے۔

جناب مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب لائق صد مبارکباد ہیں کہ وہ صحیح اسلامی زندگی کی تعمیر کے لئے اسلامی شریعت کی روشنی میں مفید لٹریچر برابر شائع کرتے رہتے ہیں، ہندی زبان میں ان کا اسلامی لٹریچر خاصی تعداد میں شائع ہو چکا ہے، اور اس کے ذریعہ بہت سے نوجوانوں اور اسلامی سوچ رکھنے والے لوگوں کی

زندگی بھی تعمیر ہو رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کو قبول فرما کر باعث نفع عام بنائیں، اور اخلاص کے ساتھ پیام امن کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔

راقم الحروف

سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی

مدیر ''البعث الاسلامی'' ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۴/۷/۲۰۱۱ء ۱/۷/۱۴۳۲ھ

عرض مؤلف

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں پیر یا بزرگ بہت پہنچے ہوئے، صاحبِ کشف و کرامت ولی، ہیں، حالانکہ وہ صدفی صد ڈھونگی، عیار اور مکّار بلکہ انسانی بھیس میں پورے شیطان ہوتے ہیں، اور بھولی بھالی عوام کو اپنی جھوٹ دھاک بٹھانے کے لئے عجیب وغریب شعبدے بازیاں دکھاتے ہیں۔

کبھی ہری الائچی منگواتے ہیں اور کبھی مٹھائیاں منگوا کر لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں یا کبھی سائکل وغیرہ کے چمتکار دکھا کر یا گلے پر چھری چلا کر خون بہتا ہوا دکھاتے ہیں اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا کر اپنی پوجا کرواتے ہیں جس سے لوگ ان سے گھبرانے لگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ تو بہت پہنچے ہوئے بابا ہیں اور ان کے قبضے میں بہت بڑے بڑے جن ہیں لہٰذا ان سے نہ بولو۔

اللہ تعالیٰ نے جنوں اور شیطانوں کی یہ تسخیر اپنے بندہ اور رسول حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس دعا کی استجابت میں عطا کی تھی:

(وَهَبْ لِي مُلْكاً لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي) (سورہ ص:۳۵)

[اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی (بھی دوسرے شخص) کے لائق نہ ہو]

یہی وہ دعا تھی جس کی وجہ سے جنات اور شیطان رسول اللہ ﷺ کے قبضہ سے نہ صرف باہر رہے بلکہ متعدد بار آپ ﷺ پر حملہ آور بھی ہوتے رہے۔

چنانچہ ”صحیح مسلم“ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں ”نبی

کریم ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں تجھ سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں، پھر تین بار فرمایا: ”اَلْعَنُکَ بِلَ“ اور اپنے ہاتھ یوں پھیلائے گویا کسی چیز کو پکڑ رہے ہوں۔

جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو نماز میں ایسی چیز کہتے ہوئے سنا ہے جو اس سے قبل آپ ﷺ کو کہتے نہیں سنا، اور آپ ﷺ کو ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تا کہ اسے میرے چہرہ پر ڈال دے، تو میں نے تین بار ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ“ پڑھا اور میں نے کہا: ”أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ....الخ.“ (سورہ سبأ:۱۲-۱۳)

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کل رات جنوں میں سے ایک عفریت (فریبی اور خبیث جن) نے مجھ پر غفلت کا فائدہ اٹھا کر میری نماز کو کاٹنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا کی چنانچہ میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون میں باندھ دوں تا کہ تم سب لوگ اس کو دیکھو، یا اس کو سنو (پھر آپ ﷺ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی سورۃ صٓ والی دعا تلاوت کی اور فرمایا:) پھر اللہ نے اس کو پھٹکارا ہوا واپس کر دیا۔“

(رواہ البخاری ۶/۵۴۷ و مسلم ۱/۳۸۴)

جنوں کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی بات تو بہت دور کی ہے، بعض فقہا نے تو ان کو دیکھنے کا بھی انکار کیا ہے، چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ”مناقب الشافعی“ میں ربیع سے امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے، فرماتے ہیں:

”میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے جن کو دیکھا ہے تو ہم اس کی شہادت کو باطل ٹھہراتے ہیں (یعنی وہ جھوٹا ہے) اِلّا یہ کہ وہ نبی ہو۔“

لیکن حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کے اس قول کی شرح میں فرماتے ہیں: ''یہ قول اس بات پر محمول ہے جب کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اس نے جنوں کو ان کی اصل صورت پر دیکھا ہے جس پر اُنہیں پیدا کیا گیا ہے، لیکن جہاں تک ان کو حیوانات وغیرہ کی صورت میں دیکھنے کا تعلق ہے تو یہ چیز لائق قدح نہیں ہے۔ جنوں کا مختلف صورتیں اختیار کرنے کی بات بہت سی روایات میں وارد ہے۔'' (فتح الباری ۴/۴۸۹)

پس معلوم ہوا کہ جو شخص بھی جنوں کو اپنے قبضہ میں رکھنے کا دعویدار ہے، وہ بہت بڑا فریبی ہے کیونکہ جب جنات رسول اللہ ﷺ کے قبضہ میں نہ تھے تو اس زمانہ کا یہ ڈھونگی کس طرح اپنے قبضہ میں کرسکتا ہے؟ ھاں! اگر کوئی جن کسی شخص کی اطاعت کرتا ہے تو وہ اس کے قبضہ میں ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی رضامندی سے کرتا ہے۔

اس طرح جنوں کے وجود سے انکار نہیں، لیکن اللہ کی کوئی مخلوق اللہ کی گرفت سے باہر بھی نہیں۔ اس لئے جادوگر یا جنات سے گھبرانا نہیں چاہئے اور نہ باباؤں کے چکر لگانے چاہیئے بلکہ نماز اور چاروں قل کے اہتمام کے بعد اللہ سے دعا کرے، انشاءاللہ کسی طرح کا اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

اس کتاب میں جن اور ان کی قسموں کا ذکر کرنے کے بعد، ان کا کھانا پینا، سواریاں، عمریں، اور ان کی مختلف شکلوں کو بیان کرتے ہوئے معالج کی صفات اور علاج کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ آخر میں شیطان کے بہکانے کا طریقہ اور اس سے بچنے کی تدبیر کا بھی ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر قسم کے شرک جناتی ڈھکوں اور جادو وغیرہ کے اوھام سے محفوظ فرما کر پوری امت کو توحید خالص پر جمنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دجال کے فتنے سے محفوظ فرمائے اور اس کوشش کو اصلاح کا ذریعہ بنا کر ھدایت عام فرمائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔

محمد سرور فارقی ندوی
(دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)
۹/۳/۳۴ھ

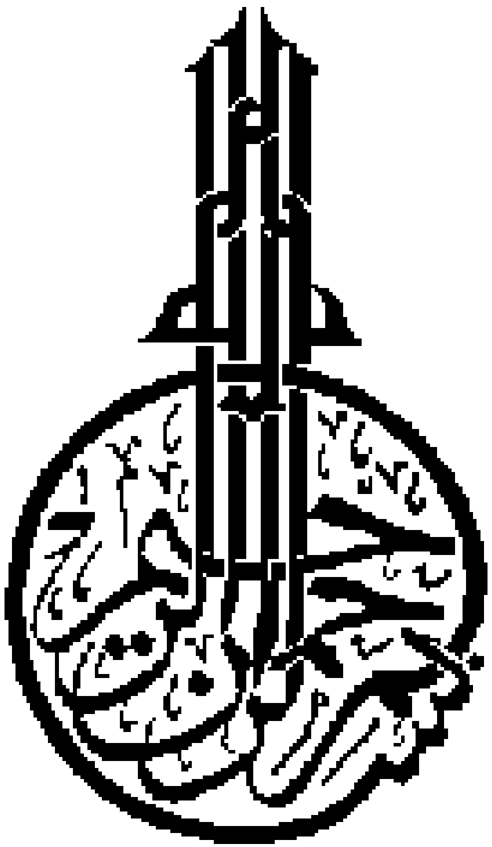

جن کے معنیٰ

جن اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی مخلوق ہے جو فرشتوں اور انسانوں سے مختلف ہے مگر وہ مستقل وجود رکھتی ہے، انسانوں اور جن وشیاطین کے مابین کچھ چیزیں مشترک ہیں جیسے عقل وادراک نیز خیر وشر کے راستوں کو اختیار کرنے کی قدرت ایک جیسی ہے، چونکہ یہ مخلوق انسانوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتی ہے اس لئے اسے جن کہا جاتا ہے۔

ابن عقیل کے مطابق جن کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے پوشیدہ اور چھپے رہتے ہیں، اسی سے لفظ جنین ہے یعنی ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہوتا ہے اسے بھی پوشیدہ ہونے کی وجہ سے جنین کہتے ہیں۔ ڈھال کو المجن اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ جنگ کو چھپائے رکھتی ہے۔

جن اہل کلام کی اصطلاح میں

امام ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں، زبان اور کلام کا علم رکھنے والوں کے نزدیک جن کے کئی مراتب ہیں۔ جب خالصتاً جن کا ذکر مقصود ہو تو اسے جنی یا جن کہا جاتا ہے۔ وہ جن جو انسانوں کے ساتھ رہتے ہیں، انہیں عامر کہا جاتا ہے جس کی جمع عمار ہے۔ اگر وہ جن مقصود ہوں جو بچوں پر آتے ہیں تو انہیں ارواح کہا جاتا ہے۔ اگر ان میں خباثت اور ستانا پایا جائے تو انہیں شیطان کہتے ہیں اگر ان میں ان امور کی زیادتی پائی جائے تو انہیں مارد کہا جاتا ہے اور اگر ان کا معاملہ بہت زیادہ قوی اور سنگین ہو تو ان کو عفریت کہا جاتا ہے جس کی جمع عفاریت ہے۔

جن کی تین قسمیں

ابوثعلبہ الخشنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جن کی تین اصناف بیان کی ہیں

پہلی وہ جو ہوا میں اڑاتے ہیں، دوسری وہ جو سانپوں اور کتوں کی شکل میں ہوتے ہیں اور تیسری وہ جو بھلے اور پابند شریعت ہوتے ہیں،،۔

(رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی فی اسماء والصفات باسناد صحیح کذافی صحیح الجامع۔۳/۸۵)

جنوں کا وجود

مسلمانوں کی مختلف جماعتوں میں سے کسی بھی جماعت نے جنوں کے وجود سے اختلاف نہیں کیا ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو جنوں کی طرف بھی مبعوث فرمایا، کفار کے تمام گروہ بھی مسلمانوں کی طرح جنوں کے وجود کے اقراری ہیں۔ مگر دو گروہ اس کے منکر ہیں، مثلاً جہمیہ اور معتزلہ مگر جمہور گروہ اور ان کے امام ان کے وجود کا اقرار کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ ناممکن ہے کہ کوئی گروہ جو رسولوں کی طرف اپنی نسبت کرتا ہو وہ ان کے وجود کا انکار کرے۔ (مجموع الفتاوی۔۱۹/۹۔۱۰)

جنوں کی صفات

اللہ تعالیٰ نے جنوں کو آگ سے پیدا کیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

”میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس (آدم علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (سورۃ الاعراف:۱۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝

ترجمہ: ”اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا“۔ (سورۃ الحجر:۲۷)

حضرت ابن عباس ،عکرمہ ،مجاہد اور حسنؒ وغیرہ نے مارج من نار۔ کی تفسیر میں **طـــرف الـلـهـب** ،یعنی آگ کی اونچی لپٹ اور ایک دوسری روایت میں آگ کی خالص اور بہترین قسم بتایا ہے۔ (البدایۃ والنھایۃ۔۱/۵۹۔وتفسیر ابن کثیر۴/۲۷۱)

امام نوویؒ المارج ، کے معنٰی یہ بیان کرتے ہیں کہ آگ کی وہ لپٹ جس میں آگ کے ساتھ سیاہی بھی ملی جلی ہو۔ (شرح النووی علی مسلم ۱۸/۱۲۳)

ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ سے بھی جنوں کا آگ سے پیدا ہونا مروی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"خلقت الملائكة من نور ، خلق الجان من مارج من نار ،وخلق آدم وصف لكم " (صحیح مسلم۴/۲۲۹۴(۲۹۹۶)

ترجمہ: ''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے، جنوں کو آگ کی اونچی لپٹوں سے، اور آدمؑ کو تمہیں بیان کردہ تمہارے وصف والی اس چیز مٹی سے پیدا کیا گیا ہے''۔

مذکورہ بالا عبارت سے اس بات کی صراحت ملتی ہے کہ جنوں کو انسانوں سے قبل پیدا کیا گیا تھا۔سورۃ الاعراف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی طرح جنات بھی دل ،آنکھ اور کان کے مالک ہوتے ہیں۔یعنی ہماری طرح وہ بھی سوچتے۔ دیکھتے اور سنتے ہیں۔

جنوں اور شیطانوں کی شکلیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط (سورة الأعراف : ۱۷۹)

ترجمہ: ''اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں، جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔بعض احادیث میں جنوں کے کھانے ، پینے ،ہسنے ، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نافرمانی کرنے وغیرہ کی بھی صراحت ملتی ہے،اس طرح شیطان کی آواز کا ہونا بھی اس آیت سے ثابت ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ " (سورۃ :الاسراء۔۶۴)

''ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا''۔

یہ ثابت شدہ امر ہے کہ شیطان کی اصل جن ہی ہے۔جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

'' وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط **كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ''** (سورۃ الکھف۔۵۰)

''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو،تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا،اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی لیکن امام ابن تیمیہؒ کے مطابق جنوں کی اصل ابلیس ہے جس طرح کہ آدمؑ انسانوں کی اصل ہیں ۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔''**فابليس الذى هوابوالجن**'' (پس ابلیس جو جنوں کا باپ ہے۔)

جنوں اور شیطانوں میں یہ صفت موجود ہے کہ ہم انسان انہیں دیکھ نہیں سکتے ، لیکن وہ ہمیں دیکھتے ہیں مگر کسی چیز کو نہ دیکھ سکنا اس کے عدم وجود کی دلیل نہیں ہے، دنیا میں کتنی ہی چیزیں ایسی ہیں جو نظر نہیں آتیں مگر ان کا وجود برحق ہے۔مثلاً بجلی کے تاروں میں بہتی برقی لہریں (کرنٹ) مقناطیس میں موجود لوہے کیلئے قوت کشش اور سب سے بڑھ کر

تو یہ ہوا ہے جسے ہر انسان محسوس تو کرتا ہے مگر دکھائی نہیں دیتی، جنوں اور شیطانوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّهٗ يَرٰكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ" (سورۃ الاعراف:۲۷)

"اور وہ اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے"۔

انسانوں کے علاوہ مخلوق دیکھ سکتی ہے

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے برخلاف چرندوں اور پرندوں کو یہ قوت عطا فرمائی ہے کہ وہ جنوں اور شیطانوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" اذا سمعتم صياح الديكة ، فاسالوا الله من فضله، فانها رأت ملكا.واذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوابالله من الشيطان ،فانه رأى شيطانا "

جب تم مرغ کو بانگ دیتے ہوئے سنو تو اللہ سے اس کے فضل کے طلب گار بنو، کیونکہ اس نے فرشتہ کو دیکھا ہے، اور جب تم گدھے کو آواز دیتے ہوئے سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

(رواہ البخاری ۶/۳۵۰ (۳۳۰۳) ومسلم ۴/۲۰۹۲ (۲۷۲۹) وابوداود فی سننہ انظر صحیح سنن أبی داود ۳/۹۶۱ (۴۲۵۵))

اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اذا سمعتم صياح الكلاب و نهيق الحمير، فتعوذوا بالله فانهن يرون مالاترون"

جب تم کتوں کو بھونکتے اور گدھوں کو ہانکتے (چیختے) ہوئے سنو تو اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ یہ ان کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے۔

(رواہ احمد وابوداود والبخاری صحیح سنن ابی داود ۳/۹۶۱ (۴۲۵۶))

جنوں اور شیطانوں کا کھانا پینا

جن اور شیاطین کھاتے اور پیتے ہیں، ان کی غذا کبھی انسانوں جیسی اور کبھی انسانوں سے مختلف ہوتی ہے، مگر ان کے کھانے پینے کے طور طریقے عموماً انسانوں سے مختلف ہی ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام .فانه زاد اخوانكم من جن

(صحیح سنن الترمذی۔۱/۱۸۸)

اور ایک حدیث میں ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایک جن بلا کر لے گیا، میں نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا (آپ نے ہمیں لے جا کر جنوں اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔) پھر جنوں نے آپ ﷺ سے کھانا طلب کیا تو آپؐ نے فرمایا: ہر قسم کی مینگنی تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: **"فلا تستنجوا بهما فانهما طعام اخوانكم"**۔

"پس ان دونوں چیزوں سے استنجا نہ کرو کیوں کہ تمہارے بھائیوں کی غذا ہیں"۔

(رواہ مسلم ۱/۳۳۲ (۴۵۰) صحیح سنن الترمذی ۳/۱۰۴ (۲۵۹۵))

اور ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ استنجا کے لئے کچھ لے آؤ لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا، پھر میں نے چند پتھر اٹھا کر دے دیئے، اس کے بعد حضرت ابو ہریرۃؓ نے آپ ﷺ سے گوبر اور ہڈی کو لانے سے منع کرنے کا راز دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"هما من طعام الجن وانه اتانی وفد جن من نصيبين ،فسالونی الزاد، فدعوت الله لهم ان لايمروا بعظم بروثةالا وجد وا عليها طعاما"۔

''یہ دونوں جنوں کی غذا ہیں، میرے پاس یمن کے ایک علاقہ نصبین سے جنوں کا ایک وفد آیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے غذا طلب کی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کی کہ جب انہیں کوئی ہڈی یا گوبر ملے تو ان میں ان کے لئے غذا موجود ہو۔'' (رواہ البخاری۔ ۷/۱۷)

گوبر اور ہڈیوں کے علاوہ ہر وہ نوالہ جو زمین پر گر جائے اور اٹھا کر نہ کھایا جائے وہ جنوں اور شیطانوں کی غذا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'' اذاوقعت لقمة احدكم عنها الاذى، فلياكلها ،ولا يدعها للشيطان ''

''اگر تم میں سے کسی کا کوئی لقمہ زمین پر گر جائے تو اس پر سے مٹی وغیرہ دور کر کے اسے کھالے، اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے''۔ (رواہ مسلم)

شیطان کا بایاں ہاتھ

بعض دوسری روایات میں شیطان کا انسانوں کے ساتھ ان کے کھانے میں شریک ہونا بھی مروی ہے جیسا کہ ان شاء اللہ آگے بیان کیا جائے گا۔ جہاں تک جنوں اور شیطانوں کے کھانے پینے کے طور طریقوں کا تعلق ہے تو حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' اذا اكل احدكم فلياكل بيمينه .واذا شرب فليشرب بيمينه فان الشيطان ياكل بشماله ويشرب بشماله''

''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔'' (مسلم : ۱۵۹۸/۳)

اس کے علاوہ وہ جانور جس کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، وہ مردار کے

حکم میں ہے اور بعض علماء ہر مردار کو شیطان کی غذا بتاتے ہیں۔ **(والله اعلم بالصواب)**

اسی طرح ایک حدیث میں مذکور ہے جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخلہ نیز کھانے کے اوقات میں اللہ کا ذکر کرے تو شیطان ناراضگی سے کہتا ہے۔

'' لا مبيت لكم ولا عشاء '' نہ تمہارے لئے شب باشی ہے اور نہ رات کا کھانا اور اگر کوئی داخل ہوا اور اپنے داخلہ کے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان خوشی سے کہتا ہے۔

'' ادركتم المبيت والعشاء ''

میں نے تمہیں شب باشی اور رات کے کھانے دونوں میں پالیا۔

امام ابن قیم الجوزی ؒ آیت **'' انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان۔''**

''بے شک بات یہ ہے کہ شراب، جوا، چڑھاوے کے تھان اور فال نکالنے والے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، یعنی ہر نشہ آور چیز شیطان کے پینے کی چیز ہے''۔ (سورۃ المائدۃ۔۹ رواہ مسلم ۱۵۹۸/۳ (۲۰۲۰)

حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی کی ایک روایت اس فائدہ پر دلالت کرتی ہے، بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے انگور کے عرق کے متعلق پیغام بھیجا:

''فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان ،فان له اثنين ولكم واحدا ''

اپنی پینے والی چیزوں کو خوب اچھی طرح پکا لو یہاں تک کہ اس میں سے شیطان کا حصہ جاتا رہے، کیونکہ اس میں اس کا دو اور تمہارا ایک حصہ ہوتا ہے۔

(رواہ النساء مع التعلیقات ۳۳۶/۲ وصحہ الالبانی انظر صحیح سنن النسائی ۱۱۵۴/۳ (۵۲۷۵)

مذکورہ بالا تمام نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جن اور شیاطین کھاتے، پیتے

سوتے ہیں، اس کے علاوہ بعض روایات میں ان کا ماہ رمضان میں زنجیروں میں جکڑ دیا جانا بھی مروی ہے: (رواہ البخاری ۶/ ۳۳۶ والترمذی فی کتاب الصوم، النسائی فی کتاب الصیام)

شیطان کا پیشاب کرنا

احادیث میں پیشاب کرنا بھی مروی ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا جو رات کو صبح ہونے تک سوتا رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

’’ذاك رجل بال الشيطان في اذنيه ـ او قال في اذنه ـ‘‘

’’اس شخص کے دونوں کانوں میں یا یہ کہا کہ اس کے ایک کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے‘‘۔ (رواہ البخاری ۳/ ۲۸، ۶/ ۳۳۵ و مسلم ۶/ ۶۴ (مع شرح النووی)

اسی طرح بعض روایات میں شیطان کا ہنسنا، ریاح خارج کرنا، الٹے قدم پیچھے ہٹنا آگے آنا، دور بھاگنا، پھول یا اکڑ کر بڑا ہونا، سکڑ کر چھوٹا ہو جانا اور رونا وغیرہ بھی مذکور ہے۔

بعض علماء نے مذکورہ بالا صحیح اور صریح نصوص کے خلاف جنوں کے کھانے، پینے اور نکاح وغیرہ کا انکار کیا ہے، چنانچہ کہتے ہیں کہ جنوں کی کئی قسمیں ہیں، ان میں بعض وہ ہیں جو کھاتے پیتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو یہ سب کچھ نہیں کرتے، ان کے نزدیک حضرت وہب بن منبہؒ کا یہ قول دلیل کی حیثیت رکھتا ہے، فرماتے ہیں، جنوں کی متعدد جنس ہیں:

جو خالص جن ہیں وہ ریح ہیں۔ وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے، نہ مرتے ہیں نہ پیدا ہوتے، لیکن ان میں سے ایک جنس ایسی بھی ہے جو کھاتے ہیں، پیتے پیدا ہوتے، شادی کرتے اور مرتے بھی ہیں اور یہی وہ جن جو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

(اخرجہ ابن جریر کمافی لوامع الانوار ۲/ ۲۲۲ و ذکرہ الحافظ فی الفتح ۶/ ۳۴۵ والسیوطی فی لقط المرجان ص ۴۴)

جنوں کے گھر، ان کی مجالس اور سواریاں

انسانوں کی طرح جن بھی اسی زمین پر رہنے والی مخلوق ہیں، لیکن وہ عموماً اندھیری جگہوں بوسیدہ اور غیر آباد مکانوں، بے آب و گیاہ میدانوں لق و دق صحراؤں، بیابان جنگلوں، پہاڑوں، وادیوں، قبرستانوں، ویران مساجد، کنوئیں، سمندروں، کھیتوں، کھلیانوں، گھاس پھونس کے گوداموں، بلوں اور سوراخوں، مکان کی چھتوں اور دراڑوں، درختوں، غاروں، خندقوں، گھاٹیوں، اونٹوں کے باڑوں اور نجاست کے مقامات، مثلاً حمامات وغیرہ میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ (مجموع الفتاوی ۱۹/ ۴۰-۴۱)

لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ بعض جن ان دوکانوں اور مکانوں میں بھی بستے ہیں جن میں انسان مقیم تو ہوں، لیکن اللہ کا نام لینے، اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن کریم (بالخصوص سورۃ البقرۃ اور آیۃ الکرسی) اور نماز و ادعیہ سے غافل رہتے ہوں۔

غروب آفتاب کے بعد

ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ غروب آفتاب کے ساتھ اندھیرا ہوتے ہی شیاطین بکثرت پھیل جاتے ہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا، کہ اس دوران ہم اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نکلنے سے روک کر رکھیں۔

بعض احادیث میں مروی ہے کہ شیاطین دھوپ اور چھاؤں کے درمیان بیٹھنا پسند کرتے ہیں، چنانچہ حضرت ابوعیاض نے نبی کریم ﷺ کے صحابی سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے ایسی جگہوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جہاں انسان کے جسم کے کچھ حصہ پر دھوپ اور کچھ پر سایہ ہو اور فرمایا کہ یہ شیاطین کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

(رواہ الامام احمد فی مسند، وقال المنذری فی الترغیب والترھیب ۵/ ۲۶۰: سند جید و صححہ الالبانی انظر صحیح الجامع (۶۸۲۸)

اسی طرح جن اور شیاطین ان مقامات پر جمع ہونا زیادہ پسند کرتے ہیں جہاں وہ بہ آسانی فتنہ وفساد پھیلا سکیں ۔مثلاً بازار وغیرہ چنانچہ حضرت سلمانؓ نے اپنے بعض اصحاب کو وصیت فرمائی تھی ۔

’’ لاتكونن ان استطعت اول من يدخل السوق ولا من يخرج منها لأنهاجانهامعركة الشياطين ‘‘

’’اگر ممکن ہو تو بازار میں داخل ہونے والا پہلا شخص اور بازار سے نکلنے والا آخری شخص بننے سے بچو کیونکہ یہ شیاطین کا میدان جنگ ہے‘‘ ۔ (رواہ احمد۴/۱۹۰۶،ابی داودا/ ۳۷(۱۶۹)

شیطانوں کا ٹھکانہ

رسول اللہ ﷺ نے حمامات اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ۔حمامات میں نماز کی ممانعت کا سبب نجاست کے ساتھ شیطانوں کا ٹھکانہ ہونا بھی ہے، اونٹوں کے باڑوں میں نماز کی ممانعت کے بارے میں حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاتصلوافى مبارك الابل فانها من الشياطين وصلوافى مرابض الغنم ،فانها بركة ،

’’اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ اونٹ شیطانوں میں سے ہیں مگر بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھو، کیونکہ وہ باعث برکت ہیں‘‘ ۔

(رواہ احمد۴/ ۲۸۸وابوداؤد(۱۸۴)،انظر صحیح سنن داودا/ ۳۷(۱۶۹)

ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے اونٹوں کا شیاطین سے پیدا ہونا بصراحت مروی ہے ۔بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صلوا فى مرابض الغنم ولا تصلوا فى اعطان الابل ،فانها خلقت من الشياطين ۔

’’بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہوں پر نماز نہ پڑھو کیونکہ انہیں شیطانوں سے پیدا کیا گیا ہے‘‘ ۔(رواہ احمد۴/ ۱۵۰والترمذی(۱۸۴)ابی داودا/ ۳۷(۱۶۹)

ایک اور روایت میں رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظ منقول ہیں ۔

’’ان الابل خلقت من الشياطين ،وان وراء كل بعيرشيطانا ‘‘

’’بے شک اونٹ کو شیطانوں سے پیدا کیا گیا ہے اور ہر اونٹ کے پیچھے ایک شیطان ہوتا ہے‘‘ ۔ (رواہ سعید بن منصور فی سننه باسناد مرسل حسن کما فی صحیح الجامع ۲/ ۵۲(۱۵۷۹)

ابلیس کا تخت

بعض احادیث میں مذکور ہے کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر اور بعض روایت کے مطابق سمندر پر سجاتا ہے جہاں سے وہ اپنی فوج کے کارندوں کو فتنہ فساد کے لئے روانہ کرتا ہے، چنانچہ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ۔

’’ ان ابليس يضع عرشه على الماء ۔ثم يبعث سراياه ‘‘

’’بیشک ابلیس اپنا تخت پانی پر لگاتا ہے ۔پھر اپنی فوج کو روانہ کرتا ہے‘‘ ۔پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے میں نے اس شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈال دی، ابلیس اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے ۔ہاں تو ہی ہے جس نے یہ بڑا کارنامہ انجام دیا ہے جبکہ حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث میں نبی کریم ﷺ سے ابلیس کے عرش کا سمندر پر ہونا بھی مروی ہے ۔ (صحیح مسلم۴/ ۲۲۴(۲۰۲۵)

بعض روایت میں شام کے ایک ثقہ تابعی حضرت یزید بن یزید بن جابرؒ سے

منقول ہے کہ بعض مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں میں مسلمان جن بسے ہوئے تھے، جب گھر والے اپنا دوپہر کا کھانا لگاتے تو وہ بھی نیچے اتر آتے اور ان کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھاتے اور اسی طرح جب رات کا کھانا لگایا جاتا تو وہ اترتے اور ان کے ساتھ رات کا کھانا کھاتے تھے۔ (رواہ ابن ابی الدنیا واوردہ ابوبکر بن عبید فی مکاید الشیطان وذکرہ الحافظ فی فتح الباری ۶/۳۴۵)

جنوں اور شیطانوں کی سواریاں

جہاں تک جنوں اور شیطانوں کی سواریوں کا تعلق ہے تو اس بارے میں حضرت ابن مسعود اور حضرت ابوہریرۃؓ کی حدیثیں اوپر گزر چکی ہیں جن میں مینگنیوں کو ان کی سواری کے جانوروں کا چارہ بتایا گیا ہے۔ ان حدیثوں سے پتا چلتا ہے کہ جنوں کی سواریاں بھی ہوتی ہیں، قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَ اَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَ رَجِلِكَ ''۔

''ان میں سے جسے بھی تو اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے پیادے اور گھوڑے (سوار) چڑھا''۔

اس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ شیطان کے پاس گھوڑے اور سواریاں بھی ہوتی ہیں''۔ (سورۃ الاسراء:۶۴)

جنوں کی شادیاں اور ان کی نسل

جنوں کی شادی پر بعض علماء قرآن کریم کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔

''لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ''

''وہ حوریں جنہیں ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا''۔ (سورۃ الرحمان،۵۶)

عربی لغت میں یہ لفظ ''الطمث'' سے مراد جماع ہے اور بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد وہ جماع ہے کہ جس کے نتیجہ میں خون نکلتا ہو، یعنی باکرہ کے ساتھ جماع، اس آیت میں جنت کی حوروں کی یہ صلاحیتیں انسانوں اور جنوں دونوں کیلئے یکساں بیان کی گئی ہیں۔

جنوں اور شیطانوں میں مذکر اور مؤنث دونوں جنس پائی جاتی ہیں ان کے مابین شادیاں ہوتی ہیں اور ان کی اولادیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ شیطانوں میں مذکر مؤنث ہونا حضرت انسؓ کی اس حدیث سے ثابت ہے۔

افزائش نسل

جہاں تک جنوں اور شیطانوں کی افزائش نسل کا تعلق ہے تو اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ '' **افتتخذونه و ذريته اولياء من دونى وهم لكم عدو** ''

کیا پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بنا رہے ہو، حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ گویا یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن اولاد کیلئے شادیاں کرتے ہیں۔

اور قتادہؒ فرماتے ہیں: اس سے مراد شیطان کی اولاد ہے یعنی شیطان کی اولاد بھی اسی طرح پیدا ہوتی ہیں جس طرح بنی آدم کی اولاد پیدا ہوتی ہیں بلکہ باعتبار تعداد کی اولاد زیادہ ہوتی ہیں۔

(اخرجہ ابن جریر فی تفسیرہ ۱۵/۲۶۶۲ وابوالشیخ الاصفہانی فی کتاب العظمۃ ۵/۱۶۸۵۔ واوردہ السیوطی فی الدر المنثور ۴/۲۲۷)

بعض دوسری نصوص میں شیطان کی ذریت کی کثرت کے بارے میں بصراحت مذکور ہے۔

جنوں اور شیطانوں کی موت

بلاشبہ جن میں شیاطین بھی شامل ہیں، ان کو موت بھی آتی ہے کیونکہ وہ بھی ان ارشادات باری تعالیٰ میں شامل ہیں۔ '' **کل من علیها فان** ''

''زمین پر جو ہیں وہ سب فنا ہونے والے ہیں''۔ (سورۃ الرحمان: ۲۶)

''کل نفس ذائقة الموت''

''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے''۔ (سورۃ آل عمران : ۱۸۵)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی:

'' اللهم انی اعوذ بعزتك الذی لااله الا انت ،الذی لایموت ـ والجن والانس یموتون۔ ''

''اے اللہ میں تیری عزت کے ساتھ تیری پناہ مانگتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ جسے موت نہیں آتی، جب کہ جن اور انسان مرتے ہیں''۔

اور مشہور ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے **شیطانة العزی** کو قتل کیا تھا۔

اسی طرح ایک اور صحابی رسول نے اژدھے نما جن کو قتل کیا تھا۔

(رواہ البخاری ۱۳/۳٦۸ و مسلم فی الذکر (٦۸)/۴/۲۰۸٦ـ واحمد ۱/۳۰۲)

جن کی عمریں

جہاں تک ان کی عمروں کا تعلق ہے تو اس بارے میں ہمارے پاس کوئی صحیح اور قطعی علم موجود نہیں ہے، عموماً مشہور ہے کہ ان کی عمریں انسانوں کے مقابلہ میں طویل ہوتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

البتہ ابلیس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد قرآن کریم میں اسی طرح مذکور ہے۔

'' قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ہ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ''

اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیجئے۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل ابلیس کو تا قیامت زندہ رکھے گا۔

(سورۃ الاعراف ۱۴ـ۱۵)

جن وشیاطین کو قدرت

جن وشیاطین کو تیز حرکت کرنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا۔ مشہور واقعہ ہے کہ جنوں میں سے ایک عفریت نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس یمن کا تخت پلک جھپکنے کی قلیل مدت میں بیت المقدس لا کر حاضر کیا تھا، چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

'' قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ ''

''ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا آپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں۔ کہ اس سے پہلے ہی میں اسے آپ کے پاس لا دیتا ہوں۔ یقین مانئے کہ میں اس پر قادر ہوں اور ہوں بھی امانت دار، جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں، اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں، جب آپ نے اسے اپنے پاس پایا تو فرمانے لگے''۔ (سورۃ النمل: ۳۹ـ۴۰)

جنات اور شیطانوں کے اندر انسانوں اور حیوانوں کی شکلیں اختیار کرنے کی قدرت پائی جاتی ہے، چنانچہ غزوہ بدر کے دن مشرکین کے پاس ایک شیطان کا سراقہ بن مالک کی شکل میں آنا اور ان کی نصرت کا وعدہ کرنا مشہور تاریخی واقعہ ہے۔ یہی موقع تھا کہ

جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

''اذ زين لهم الشيطان اعمالهم وقال لا غالب لكم اليوم من الناس وانى جار لكم '' (سورۃ الانفال،۴۸)

''جب کہ شیطان ان کے اعمال کو انہیں زینت دار دکھارہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں آسکتا اور میں خود بھی تمہارا حمایتی ہوں''۔

اسی طرح حضرت ابوہریرۃ اور ابی بن کعبؓ کے پاس شیطان کا انسان کی شکل میں آکر صدقۂ فطر کی کھجوریں چوری کرنے کے واقعات بھی مشہور ہیں۔اسی طرح جنوں کا مختلف حیوانوں کی شکلیں اختیار کرنا،مثلا

کالا کتا،اور اژدھا وغیرہ بن جانا بھی متعدد احادیث سے ثابت ہے۔

انسانوں اور جنوں کی صورتوں میں

جنات انسانوں اور حیوانوں کی صورتیں اختیار کرسکتے ہیں،لہٰذا وہ سانپ،بچھو وغیرہ نیز اونٹ،گائے،بکری،گھوڑا،خچر،گدھے،چڑیوں اور بنی آدم کی شکلیں اختیار کرتے ہیں۔ (مجموع الفتاویٰ ۱۹/۴۴)

لیکن قاضی ابویعلیٰ محمد بن الحسین بن الفراء نے اس کا انکار کیا ہے لہٰذا فرماتے ہیں: جن شیطانوں کو جس شکل وصورت پر پیدا کیا گیا ہے،اسے بدلنے کی ان میں قدرت نہیں ہے۔

(احکام المرجان ص ۱۹) میں ہے کہ یہ قول اس بات پر محمول ہے کہ جو عام یا مسلمان جن ہیں وہ اپنی شکل وصورت نہیں بدلتے،مگر جو ان میں شریر،اللہ کے نافرمان اور ضرررساں جن ہیں وہ اپنے سفلی عمل کے ذریعہ ایسا کرتے ہیں۔

جیسا کہ امام ابن ابی شیبہ اور امام ابن ابی الدنیا کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے غیلان (شیطانوں کی ایک جنس) نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے تذکرہ کیا کہ کسی (جن یا شیطان) کو یہ استطاعت نہیں ہے کہ وہ اپنی اس صورت کو بدلے جس پر اسے پیدا کیا گیا ہے۔

لیکن جس طرح تمہارے (یعنی انسانوں میں) جادوگر ہوتے ہیں،اسی طرح ان میں بھی جادوگر ہوتے ہیں۔لہٰذا جب تم انہیں مختلف شکل میں دیکھو تو جانے کیلئے کہو،حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس کی اسناد کو صحیح بتایا ہے۔ (فتح الباری۔۶/۳۴۴)

انسانی جسم کے اندر خون کی مانند گردش

شیطان کا انسانی جسم میں خون کی مانند گردش کرنا صحیحین میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"**ان الشيطان يجرى من الانسان مجرى الدم**" بے شک شیطان انسان کے جسم میں خون کی مانند گردش کرتا ہے،ایک روایت میں۔''**يجرى من الانسان مجرى الدم**'' کے بجائے'' **يبلغ من الانسان مبلغ الدم**" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

(رواہ البخاری فی صحیحہ ۱۳/ ۱۵۹ وفی الادب المفرد ص ۱۷۴ رواہ مسلم ۴/ ۱۷۱۲ والبغوی ۱۴/ ۴۰۴۔۴ واحمد ۳/ ۱۶۵، ۲۸۵ والطحاوی ۱/ ۲۹ والبیہقی فی الشعب ۵/ ۳۲۱ وابویعلی (۳۴۷۰)

اس بارے میں بخاری کی ایک روایت حضرت ام المؤمنین صفیہؓ بنت حیی سے بھی مروی ہے۔ (رواہ البخاری ۱۳/ ۱۵۹ والبغوی ۱۴/ ۴۰۴۔۴۰۵)

لیکن چونکہ یہ مخلوق جسم لطیف کی مالک ہے لہٰذا ہم مادی طور پر نہ انہیں دیکھ پاتے ہیں اور نہ ہی محسوس کر پاتے ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جنات اور شیاطین انسانوں کے جسم میں داخل ہوکر بالکل جذب ہوجاتے ہیں۔

اس بات کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ جس طرح جلتے ہوئے کوئلہ میں آگ یا گیلی ریت یا کپڑے میں پانی، یا بجلی کے تاروں یا مقناطیس میں برقی اور مقناطیس لہریں، یا دودھ میں پانی، یا پانی میں نمک اور شکر یا ہوا میں خوشبو اور بدبو وغیرہ مکمل طور پر جذب ہو جاتی ہے اسی طرح جن اور شیاطین بھی انسان کے جسم میں داخل ہو کر مکمل طور پر جذب ہو جاتے ہیں، شیطان کے اندر یہ طاقت ہے کہ انسان کی فکر اور دل پر وسوسہ کے راستے سے حاوی ہو جائے، وہ انسان کے دل میں کس طرح وسوسہ پیدا کرتا ہے؟ اس کی کیفیت اور طریقہ اگر چہ پوری طرح ہمیں معلوم نہیں ہے لیکن یہ بات مشاہدہ سے ثابت ہے کہ انسان کی اپنی طبیعت اور اس کا ذاتی میلان ان وسوسوں کو دل میں جگہ دینے میں بہت حد تک معاون ثابت ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ"

وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ (سورۃ الناس: ۴-۵)

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔ "الوسواس الخناس" سے مراد یہ ہے کہ شیطان ابن آدم کے دل پر جما رہتا ہے، جونہی اسی سے بھول یا غفلت ہوئی شیطان وسوسے پیدا کرنے لگتا ہے لیکن جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۴/۵۷۵)

جنوں کی مجبوری

اللہ کے صالح بندوں پر شیطان کا عدم تسلط، اللہ عزوجل نے شیطان کو یہ قدرت عطا نہیں کی ہے کہ وہ انسانوں کو کفر اور گمراہی پر مجبور یا زبردستی کریں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ط وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝"

میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو یا بس نہیں۔ تیرا رب کارسازی کرنے والا کافی ہے۔ (سورۃ الاسراء ۶۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ط وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝"

"شیطان کا ان پر کوئی زور اور دباؤ نہ تھا مگر اس لئے ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں"۔ (سورۃ سبا، ۲۱)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں پر جنوں اور شیطانوں کا تسلط کسی طرح ممکن نہیں ہوتا، نہ تو دلائل کے ذریعہ نہ ہی قدرت اور طاقت کے ذریعہ اور شیطان کو اپنی کمزوری کا پوری طرح ادراک بھی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝"

"شیطان نے کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کیلئے گناہ کی چیزوں کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاوں گا بھی سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں"۔ (سورۃ الحجر ۳۹-۴۰)

شیطان کا تسلط صرف انہیں بندوں پر ہو پاتا ہے جو اس کے کفر پر راضی بخوشی اس کی پیروی کرنے والے اور اس کے اطاعت گزار ہوں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝"

"میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں"۔ (سورۃ الحجر ۴۲)

انسانوں پر شیطان کا تسلط انہیں بہکا کر گمراہ کرنے ان پر سوار ہو جانے انہیں کفر و شرک نیز معصیت پر اکسانے اور گمراہی پر قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ه "

اور یہ چیز معلوم ہے کہ مؤمنوں پر شیطانوں کا تسلط صرف ان کے ذنوب کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔(سورۃ۔مریم۔۸۳)

جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی آیات سے نوازے اور وہ اسے سیکھ کر جان جائے، پھر سب کچھ چھوڑ بیٹھے تو اس پر اللہ تعالیٰ شیطان کو مسلط فرما دیتا ہے جو اس کو بہکاتا ہے اور گمراہ کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

' وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ه وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ط ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ه

''اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنایئے کہ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر وہ ان سے بالکل ہی نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا، سو وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا، اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا۔سو اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے۔یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، سو آپ اس حال کو بیان کر دیجئے

شاید وہ لوگ کچھ سوچیں''۔ (سورۃ الاعراف:۱۷۵۔۱۷۶)

ایک حدیث میں مروی ہے:

'' ان اللہ مع القاضی مالم یجر۔فاذا جار۔فاذاجار ۔ تبرأمنه والزمه الشیطان ''

''جو قاضی ظلم نہ کرے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے، لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے اور ایک شیطان کو اس کے ساتھ لگا دیتا ہے''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

'' اذا استشاط السلطان تسلط الشیطان''

''جب بادشاہ کا غصہ بھڑکتا ہے تو اس پر شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے''

(قال الھیثمی فی مجمع الزوائد ۸/۷۱۔ رجالہ ثقات رواہ احمد والطبرانی)

جنوں کا مختلف شکلیں اختیار کرنا

مکہ کے دار الندوۃ میں جہاں قریش کے لوگ نبی کریم ﷺ کی دعوت حق سے پریشان ہو کر ان سے چھٹکارا پانے کی سبیل تلاش کرنے اور اس موضوع پر بحث و مباحثہ کرنے کے لئے جمع ہوتے تھے، ابلیس کا نجد کے موقر، عمر رسیدہ اور محترم مشائخ کی صورت (یعنی انسانی شکل) میں حاضر ہونا، ان کے اجتماع میں شرکت کرنا، ان سے وکیلوں جیسی جرح اور بحث کرنا اور انجام کار رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے بارے میں قریش کی تجویز کو ترجیح دینا وغیرہ پر تاریخ کے صفحات گواہ ہیں۔

مشہور قدیم مفسر، محدث اور مؤرخ امام ابن کثیرؒ نے (البدایة والنہایة) میں اور مشہور قدیم سیرت نگار ابن ہشامؒ نے (سیرۃ ابن ہشام) (۲/۱۰۳۔۱۰۵) میں اس واقعہ کا

تذکرہ کیا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ۱۹/۴۵)

جن کا انسانی شکل اختیار کرنا

شیطان کے انسانی صورت میں آنے اور صدقۂ فطر کی کھجوروں میں سے چوری کرنے کا ایک واقعہ عہد نبوی سے پیش خدمت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ہریرۃ ؓ کو صدقۂ فطر میں آئی ہوئی کھجوروں کی نگرانی پر مقرر فرمایا تھا۔

ایک جن انسان کی صورت میں آیا اور اس نے صدقۂ فطر کی کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں اٹھالیں۔

’’حضرت ابو ہریرۃ ؓ نے اسے پکڑلیا، اور ارادہ کیا کہ اس معاملہ کو نبی کریم ﷺ تک لے جائیں مگر جب اس ملعون نے معذرت اور خوشامد کی تو حضرت ابو ہریرۃ ؓ نے اسے چھوڑ دیا‘‘۔

جب تیسری مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا تو حضرت ابو ہریرۃ ؓ نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے کر جائیں گے۔ اس شیطان نے پھر یہ عذر پیش کیا کہ وہ بیوی بچوں والا ہے اور بھوک سے مجبور ہو کر اس نے یہ چوری کی ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے گذارش کی کہ اگر وہ اسے معاف کردیں تو وہ اس کے بدلے ان کو کتاب اللہ کی ایک ایسی آیت سکھادے گا جس کو پڑھنے والے کے قریب شیطان نہیں پھٹکتا، وہ آیت آیت الکرسی تھی۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرۃ ؓ نے اس کو معاف کردیا اور چھوڑ دیا، جب رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابو ہریرۃ ؓ کی ملاقات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا، تو نے سچ بتایا مگر وہ (شیطان) خود بہت جھوٹا ہے۔ (رواہ البخاری ۴/۴۸۷، ۶/۶۳۵، ۹/۵۵)

اسی سے ملتا جلتا ایک واقعہ حضرت ابی بن کعب ؓ کی حدیث میں مروی ہے جسے امام نسائی ؒ نے روایت کیا ہے۔ (کذا فی فتح الباری ۴/۴۸۹)

دوسرا واقعہ حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے مروی ہے جسے امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ (جامع الترمذی مع التحفۃ ۴/۴۳)

تیسرا واقعہ حضرت ابو اسید الانصاری ؓ سے مروی ہے جسے امام طبرانی ؒ نے اور چوتھا واقعہ حضرت زید بن ثابت ؓ سے مروی ہے، جسے امام ابی الدنیا ؒ سے روایت کیا ہے اور بقول حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ عبدالرحمان مبارکپوری ؒ اس بارے میں یہ قصص متعدد واقعات کی حکایت پر محمول ہیں۔ (فتح الباری ۴/۴۸۹، تحفۃ الاحوذی ۴/۴۴)

جن کا سانپ کی شکل اختیار کرنا

اسی طرح مدینۃ النبی کے ایک جن کا سانپ کی شکل میں ظاہر ہونا اور ایک صحابی رسول کو قتل کرنا کتب احادیث میں مروی ہے۔ امام مسلم ؒ نے اپنی صحیح میں حضرت ابو سعید الخدری ؓ سے روایت کی ہے۔

’’ہم میں سے ایک نوجوان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کے محاذ پر نکلے تھے۔ ایک دن اس نوجوان نے دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جانا کیونکہ مجھے قبیلہ بنو قریظہ کی طرف سے حملہ کا خدشہ ہے۔ اس نوجوان نے اپنے ہتھیار ساتھ لے لئے اور گھر لوٹ گیا، جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس کی نئی نویلی دلہن دروازہ کے دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑی ہے۔

یہ دیکھ کر اس نوجوان کی غیرت کو دھچکا لگا، اس نے اپنے نیزہ کا رخ اس کی طرف

کر کے اسے لعن طعن کیا، اس کی بیوی نے کہا اپنا نیزہ روک لیجئے اور گھر کے اندر جا کر دیکھئے کہ میں کس وجہ سے باہر نکلی ہوں؟

جب وہ نوجوان گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت بڑا سانپ (اژدھا) پورے بستر پر پھیل کر لیٹا ہوا ہے۔ نوجوان نے اس سانپ کی طرف اپنا نیزہ سیدھا کیا اور اس پر وار کیا۔ پھر نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس کی موت پہلے واقع ہوئی، سانپ کی یا اس نوجوان کی؟

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا اور آپؐ سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے اسے ہمارے لئے دوبارہ زندہ کرنے کی دعا فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا:

اپنے ساتھی کے لئے دعاءِ مغفرت کرو پھر فرمایا، مدینہ میں ایک جن اسلام لایا تھا، چنانچہ اگر تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو تین دن تک اسے جانے کے لئے کہو، اگر اس کے بعد میں وہ تمہیں نظر آئے تو اسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (رواہ مسلم ۴/۱۷۵۶(۲۲۳۶))

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے متعلق بھی ایک روایت میں گھر میں سانپ کو دیکھ کر اسے خطبہ دینا یوں مروی ہے۔ ''پس حضرت سعدؓ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا، تو نے مجھے تکلیف دی ہے، میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، اگر میں نے تجھے اس کے بعد دیکھا تو ضرور قتل کر دوں گا، پس وہ سانپ اس گھر سے اور پھر گھر کے بیرونی دوازہ سے باہر نکل گیا۔ (احکام المرجان، ص ۷۵)

جن کا کتوں کی شکل اختیار کرنا

جنوں کے سانپ یا بعض دوسرے جانوروں مثلاً، گدھے، گائے، کتا، بلی،

بالخصوص کالے کتے اور کالی بلی اور شیر وغیرہ کی شکلوں میں ظاہر ہونے کے بے شمار واقعات متعدد کتب میں مذکور ہیں۔ ایک حدیث میں ہے ''**الكلب الأسود شيطان**'' ''کالا کتا شیطان ہے''۔ (رواہ مسلم ۱/۳۶۵ والنسائی ۲/۴۶ وابن ماجہ ۱/۳۲۹)

کالا کتا اور بلی

کالا کتا کتوں کا شیطان ہوتا ہے، جنات بکثرت کالے کتے کی شکل اور اسی طرح کالی بلی کی صورت اختیار کرتے ہیں کیونکہ کالے رنگ میں دوسرے رنگوں کے مقابلہ میں شیطانی قوتیں زیادہ ہوتی ہیں اور اس میں قوت حرارت بھی پائی جاتی ہے۔ (مجموع الفتاویٰ، ۵۲/۹۱)

جنوں کے ذریعہ ایذا پہنچانے کی شکلیں

الف۔ جنوں اور شیطانوں کے تکلیف پہنچانے کی بعض سنگین صورتیں مختلف ہوسکتی ہیں۔

مثلاً کسی پر ابلتا ہوا پانی انڈیل دینا، چولہے پر پکتے ہوئے کھانے کے برتن کو اوندھا کر دینا، کسی کپڑے یا چیزوں کو جلا دینا کسی کو پیٹنے لگنا۔ عورت کی زبان سے مرد اور مرد کے منھ سے عورت یا بچہ یا کسی حیوان کی آواز نکالنا، کسی شخص کی زبان سے اجنبی زبان میں گفتگو کرنا، کسی کو اٹھا کر زمین پر پٹک دینا یا دیوار سے ٹکرا دینا۔

کسی کا گلا دبانا یا کسی کے سینہ پر سوار ہو جانا، کسی کے بازو موڑنا یا توڑ دینا۔ کسی کی لہلہاتی فصلوں کو آگ کا شعلہ بنا دینا، کھانے میں غلاظت ڈال دینا، گھر سے کسی قیمتی چیز کو غائب کر دینا، کبھی کسی شخص سے غیر شعوری طور پر کوئی حیرت انگیز یا غیر معمولی کام کروا دینا، خاوند اور بیوی اور دو محبت کرنے والے انسانوں کے درمیان غلط فہمی اور شکوک وشبہات پیدا کر کے دوری پیدا کر دینا۔

کسی کے کاروبار میں رکاوٹیں ڈالنا اور گاہکوں یا کاریگروں کو ورغلانا اور ان کے

دلوں میں دوکاندار یا کارخانہ دار کی طرف سے میل پیدا کر دینا۔

کسی پر دورے کی کیفیت طاری کر دینا، کسی کو غصہ میں مبتلا کر کے اس سے کوئی شدید حماقت سرزد کروا دینا، مزاج میں تلاطم و بے قراری اور عدم توازن پیدا کرنا، زن وشوہر کے مابین جنسی بے رغبتی پیدا کر دینا، بکثرت نسیان اور وہم اور وسوسے کا مریض بنا دینا۔

بیداری یا خواب کی حالت میں ڈرانا (خواہ عجیب وغریب شکلوں سے ہو یا خوفناک آوازوں سے) یاس وناامیدی کا شکار بنا دینا، دل کو غمگین اور بوجھل بنا دینا، جسم کو مضمحل اور سست یا کاہل بلکہ ناکارہ بنا دینا جسم کے مختلف اعضاء میں درد پیدا کر دینا یا ان میں سوئیاں چبھونا، دہاڑ مار کر بیہوش کرنے پر مجبور کر دینا، اسقاط حمل کا سبب بننا، بکثرت بے خوابی اور اضطرابی کی کیفیت طاری کر دینا، مخبوط الحواس (خبطی) یا مجنون (دیوانہ) بنا دینا اور چلتے ہوئے یا بیٹھے ہوئے یا لیٹے شخص کو اوندھا کر دینا وغیرہ۔

جنوں کے تکلیف پہنچانے کی بعض صورتیں

جنوں اور شیطانوں کی طرف سے پہنچنے والی جسمانی ونفسانی ایذا کی بعض مخصوص صورتیں حسب ذیل ہیں۔

ا۔ برے خواب آنا۔ شیطانوں کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ خواب میں آ کر انسانوں کو حزن وملال، خوف وتکلیف اور دل برداشتگی سے دوچار کر سکیں۔

چنانچہ حضرت ابوہریرۃ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، ہر خوش خبری رحمان کی طرف سے ہوتی ہے، اور تخویف شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ ا/۳۴۰ (۳۱۵۴-۳۱۵۵)

اور حضرت عوف بن مالک ؓ سے مروی ہے۔ ''ان الرؤیا ثلاث ۔منها أهاویل

من الشیطان لیحزن بها ابن آدم ''۔ (انظر صحیح ابن ماجہ ۔ا/۳۴۰ (۳۱۵۴-۳۱۵۵)

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں جن میں سے ایک قسم شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ ابن آدم کو اس سے غمگین اور رنجیدہ کر سکے۔

اور حضرت ابوسعید الخدری ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

'' اذا رأى احدكم رؤيا يحبها فانماهي من الله فليحمد الله عليها وليحدث واذا رأى غير ذلك مما يكره فانما هي من الشيطان فليستعذ من شرها ولا يذكرها لاحد فانها لا تضره ''۔

جب تم میں سے کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو یہ اللہ کی جانب سے ہے پس وہ اس پر اللہ کی تعریف بیان کرے اور لوگوں کو اسے بتائے اور اگر اسکے برعکس ناپسندیدہ خواب دیکھے تو یہ شیطان کی جانب سے ہے، لہٰذا اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ (رواہ البخاری ۔۱۲/ ۳۶۹ (۶۹۸۵)

حضرت ابوالحسن الاشعری نے اپنی کتاب۔ ''مقالات اهل السنة والجماعة'' میں ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جن (آسیب زدہ) کے جسم میں داخل ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط '' (سورۃ البقرۃ:۲۷۵)

'' سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے ''۔ (مجموع الفتاویٰ:۱۹/ ۲)

حضرت عبداللہ بن امام احمد بن حنبل ؒ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا

بہت سے لوگ ایسا کہتے ہیں کہ کوئی جن کسی پر سوار ہو کے جسم میں داخل نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے، وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اصلاً یہ شیطان ہی ہے، جو ان کی زبان سے جھوٹ بولتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ:۲۴/۲۷۷،۱۹/۱۲)

یہ بات بہت مشہور ہے کہ فلاں شخص پر جن آ گیا ہے، پس وہ ایسی زبان میں گفتگو کرتا ہے جس کا وہ خود معنیٰ نہیں سمجھتا، اگر ایسے شخص کے جسم پر خوب زوردار چوٹ ماری جائے تو وہ اس چوٹ کو قطعاً محسوس نہیں کرتا، خواہ وہ چوٹ اس قدر شدید ہو کہ اگر اونٹ کے جسم پر ماری جائے تو اس کے جسم پر بھی گہرے نشان پڑ جائیں۔ لیکن اس کے باوجود مریض کو اس چوٹ کا بالکل احساس نہیں ہوتا اور نہ ہی اس بات کا اس پر کوئی اثر ہوتا ہے جو اس سے کہی جاتی ہے۔ کبھی وہ شئی چلنے لگتی ہے جس پر کہ وہ بیٹھا ہوتا ہے اور کبھی برتن از خود اوندھے ہو جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی امور ہوتے ہیں، جو ان کا مشاہدہ کرتا ہے اسے ان امور کے علم سے فائدہ تو ضرور پہنچتا ہے کہ انسان کی زبان سے بولنے والا ان اجسام کو حرکت دینے والا کوئی انسان نہیں بلکہ کوئی دوسری جنس ہے۔

امام ابن تیمیہؒ مزید فرماتے ہیں، مسلمانوں کے ائمہ میں سے کوئی بھی جن کے داخل ہونے کا انکار نہیں کرتا، جو اس کا انکار کرتا ہے یا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ شریعت نے اس کو جھٹلایا تو اس نے شریعت پر کذب باندھا ہے۔ شرعی دلائل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس کا انکار کرتی ہو۔ (مجموع الفتاویٰ:۱۹/۱۲)

گھر میں آگ کا لگنا

کبھی شیطان آتشزدگی بعض حیوانات کے ذریعہ بھی لگواتا ہے چنانچہ حضرت ابن

عباسؓ سے باسناد صحیح مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اذا نمتم فاطفئوا سرجكم فان الشيطان يدل مثل هذه (الفارة) على هذا (السراج) فيحرقكم''

(رواہ ابوداود وصححہ الحاکم وابن حبان والالبانی۔ انظر صحیح سنن أبی داود ۳/۹۸۵ (۴۳۶۹))

جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان (چوہے کو بھیج کر) اسے گرا دیتا ہے اور اس طرح تمہیں آگ لگا دیتا ہے۔ بنو آدم کے کھانا، پانی اور سونے میں شرکت، وہ انسانوں کے کھانے، پینے اور ان کے گھروں میں شرکت کرتا ہے مگر یہ اسی وقت ہوتا ہے جب کہ بندہ رحمان کے بتائے ہوئے راستہ پر عمل کرنے کے بجائے اس کے مخالف کرتا ہو، یا اللہ کے ذکر سے غفلت برتتا ہو، مثال کے طور پر۔

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ، جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتے اور ہمیں کھانے پر بلایا جاتا تو ہم اس وقت تک کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے تھے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ شروع نہ فرمائیں۔

ایک مرتبہ ہمیں آپ ﷺ کے ساتھ کھانے پر بلایا گیا تو ایک باندی اس طرح آگے آئی گویا کسی نے اس کو پیچھے سے دھکا دیا ہو اور کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگی ہو تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک بدو اس طرح آیا گویا کوئی اسے دھکیل رہا ہو، وہ کھانے میں ہاتھ ڈالنے ہی والا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

ان الشيطان ليستحل الطعام ان لايذكر اسم الله عليه .وانه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فاخذت بيدها ،فجاء بهذا الاعرابی ليستحل به فاخذت بيده .والذی نفسی بيده ان يده فی يدی مع يدها . (رواہ مسلم ۳/۱۵۹۷(۲۰۱۷))

شیطان اس کھانے کو حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، وہ اس باندی کے ساتھ آیا تا کہ کھانا حلال کرے پس میں نے اس کو ہاتھ کے ساتھ اسے پکڑ لیا۔ پھر وہ اس بدو کے ساتھ آیا تا کہ اس کے ساتھ کھانا حلال کرے پس، میں نے اس کو بھی ہاتھ کے ساتھ پکڑ لیا۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کا ہاتھ اس باندی کے ساتھ میرے ہاتھ میں تھا''۔

آدم کی اولاد کے مقاعد (پاخانہ کے مقام) سے کھلواڑ کرنا

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ایک طویل حدیث میں مذکور ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا :

"من اتی الغائط فلیستتر .فان لم یجد الا کثیب رمل فلیستدبره، فان الشیاطین یتلاعبون بمقاعد بنی آدم من فعل فقد احسن، ومن لافلا حرج"۔

(رواه ابوداود (مع العون) ۱/۱۳ والدارمی ۱/۱۷۹ (۶۶۷) وابن ماجه)

جو شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو اسے چاہئے کہ کسی چیز سے آڑ کر لے، اگر اسے کوئی آڑ نہ ملے تو اپنے پیچھے ریت جمع کر کے اونچا ڈھیر بنا لے، کیونکہ شیاطین انسانوں کی مقاعد (پاخانہ کی جگہوں) سے کھلواڑ کرتے ہیں، جس نے ایسا کیا تو اس نے بہتر کیا اور جس نے نہ کیا تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، انسانوں کو گمراہ کرنے سے شیطان کا اصل مقصد بنی آدم سے انتقام لینا ہے اور یہ مقصد اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جب وہ بنی آدم کی اکثریت کو **اصحاب جهنم** میں سے نہ بنا ڈالے۔

'' اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ؕ '' (سورة فاطر:٦)

وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لئے بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم میں داخل ہو جائیں اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے شیطان عموماً جو طریقے اختیار کرتا ہے ان میں سے بعض اہم طریقے حسب ذیل ہیں۔

آسیب زدگی کی حقیقت

عربی میں آسیب لگنے یا سحر زدہ ہونے کو الصرع، اور آسیب زدہ کو ''**المصروع**'' کہتے ہیں۔ جب انسانی عقل میں خلل واقع ہو اور اسے یہ شعور باقی نہ رہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، یا ابھی کیا کہا ہے اور آئندہ کیا کہے گا۔

یعنی اس کے اقوال کے مابین کوئی ربط نہ ہو، یا اس میں سیدھے قدم رکھنے یا عقلی خلل کے باعث اس کی حرکات وتصرفات میں خبطی پن پایا جائے۔ یا اس میں سیدھے قدم رکھنے کی قدرت موجود نہ رہے، یا اس کے جسم کا توازن ختم ہو گیا ہو تو ایسے شخص کو عربی میں المصروع بمعنی پچھاڑا ہوا کہتے ہیں بیشتر مقامات پر اسے سحر زدہ، اور آسیب زدہ، کے الفاظ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

آسیب زدگی کے عملی مظاہر میں اقوال، افعال اور افکار کا خبطی پن سبھی چیزیں شامل ہیں۔ (عالم الجن فی ضوء الکتاب والسنۃ لعبد الکریم نوفان ص ۲۵۲ وعالم الجن والملائکۃ لعبد الرزاق نوفل ص ۷۶)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: الصرع وہ سبب ہے جو جسم کے اعضاء رئیسیہ کو ان کے انفعال سے بالکل روک دیتا ہے، اس کی وجہ وہ غلیظہ ہوا ہے جو دماغ کے مساموں میں رک جاتی ہے، یا وہ ردی بخارات ہیں جو بعض اعضاء سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں، آسیب زدگی جنوں کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ (فتح الباری، ۱۰/۱۱۴)

جنوں اور شیاطین کے ذریعہ آسیب زدگی

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ '' (سورۃ البقرہ:۲۷۵)

'' سودخور لوگ نہ کھڑے ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھوکر خبطی بنادے''۔

امام القرطبیؒ فرماتے ہیں :اس آیت میں جنوں کے ذریعہ آسیب زدگی کا انکار کرنے والوں کے فساد کے انکار کی دلیل موجود ہے اوران لوگوں کے انکار کی دلیل بھی ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ سب طبیعتوں کا فعل ہے،شیطان نہ انسان پر ہاتھ ڈالتا ہے اور نہ ہی اس کے چھونے سے کوئی آسیب زدہ ہوتا ہے۔ (تفسیر القرطبی:۳/۳۵۵)

امام طبرانیؒ فرماتے ہیں اس آیت سے مراد یہ ہے کہ وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں جس طرح جنوں زدہ کھڑا ہوتا ہے اس لئے جنوں اور شیطانوں کے داخل ہونے کا منکر دہریہ ہے۔ (احکام المرجان:ص۔۱۰۹)

جنوں کے سوار ہونے کی بعض ظاہری علامتیں

مریض کی آنکھوں کا بند ہوجانا، پتلیوں کا کسی طرف حد درجہ گھوم جانا، نگاہوں کا کسی ایک نقطہ پر جم جانا، سختی کے ساتھ ہاتھوں سے آنکھوں کو بند کرنا، آنکھوں کا انگاروں کی طرح سرخ ہوجانا، جسم میں شدید رعشہ اور کپکپاہٹ کی کیفیت پیدا ہونا، چیخنا، پکارنا، رونا جنوں کا اپنا نام بتانا۔

شدید جھٹکے کھانا، منہ سے تھوک ورال اور ناک سے غلاظت کا نکلنا، بے ہوش یا نیم بے ہوشی کے دورے پڑنا، ڈرکر چھپنا، اجنبی زبان میں باتیں کرنا، قدم سیدھے نہ پڑنا، ٹکریں مارنا، بالوں کو نوچنا، کپڑے پھاڑنا، مرد کا عورت یا عورت کا مرد یا ان دونوں میں سے کسی کا بچہ یا جانور کی زبان میں بولنا اور جسم کا غیر متوازن ہوجانا وغیرہ۔

آسیب زدگی کے بعض اسباب

انسانوں پر آسیب زدگی جن چند وجوہات کی بنا پر ہوسکتی ہے وہ شہوت ،نفسانی خواہشات اور عشق ہیں۔جس طرح یہ چیزیں ایک انسان دوسرے انسان کے مابین ہوتی ہیں لیکن اکثر یہ چیزیں بغض اور بدلہ لینے کے سبب سے ہوتی ہیں ۔مثال کے طور پر اگر جنوں کو کوئی انسان تکلیف پہنچادے یا انہیں یہ بدگمانی ہوجائے کہ فلاں انسان نے عمداً ان کو تکلیف پہنچائی ہے یا پہنچا رہا ہے۔

خواہ ایسا ان میں سے کسی پر پیشاب کرنے کی شکل میں ہو،حالانکہ وہ انسان اس بات سے بالکل لاعلم ہی ہو، چونکہ ان میں جہالت کیساتھ ظلم کرنے کا مزاج بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ اس انسان کو جس کو سزا کا مستحق سمجھتے ہیں سزا دینے لگ جاتے ہیں ،کبھی جنوں کی طرف سے شر بلا وجہ بھی ہوتا ہے،ان کی مثال انسانوں کے ظالموں جیسی ہے۔

(مجموع الفتاویٰ:۱۹/۳۹۔۴۰)

گھر میں بکثرت نوافل پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اجعلوا من صلاتكم فى بيوتكم ولاتتخذوها قبورا''۔

(رواہ البخاری۹/۶۸ومسلم۶/۶۸)

''اپنی نمازوں میں سے سنتوں اور نوافل کو اپنے گھروں میں پڑھواورانہیں

قبرستان نہ بناڈالوں''۔

اس حدیث کی شرح میں امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ گھروں میں نوافل پڑھنے کی ترغیب اس لئے دلائی گئی ہے کہ یہ عمل دوسروں سے پوشیدہ، ریااور عمل کے ضائع ہونے کے اسباب سے بعید ہوتا ہے، اس سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔ رحمت کے فرشتے گھر میں نازل ہوتے ہیں اور شیطان اس گھر سے نکل بھاگتا ہے ۔ (شرح النووی علی مسلم:۶/۶۸)

جادو بھی ایک بیماری ہے

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا:

''لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأباذن الله عزوجل''

(رواہ مسلم فی السلام(۲۲۰۴) واحمد۳/۳۳۵)

''ہر مرض کی دوا ہے، جب کسی بیماری کی صحیح دوامل جائے۔تو اللہ عزوجل کی اجازت (حکم) سے وہ مرض دور ہوجاتا ہے''۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ماانزل الله داء الا انزل له شفاء ۔(رواہ مسلم فی السلام(۲۲۰۴)احمد۳/۳۵)

اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے ساتھ اس کی شفا بھی نازل کی ہے۔

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

ان الله عزوجل لم ینزل داء الا انزل له شفاء ۔علمه من عمله وجهله من جهله:

(رواہ احمد۔۴/۲۷۸والحاکم وصححہ الالبانی۔انظر صحیح الجامع (۱۸۰۹) وسلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۴۵۱)، وفیہ زیادۃ۔الا السام وھوالموت)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی ہے، مگر ساتھ ہی اس سے شفا بھی نازل کی ہے، جس نے اسے جانا وہ جان گیا اور جس نے نہیں جانا وہ لاعلم رہ گیا۔

سابقہ صفحہ میں بیان کیا جاچکا ہے کہ شیطان انسان کو جسمانی اور نفسانی ہر طرح کی تکلیف پہنچاتا ہے۔عربی میں اس کو، الصرع، یا مس الجن (جن کا چھونا) اور ایسے مریض کو مجنون، یا مصروع کہتے ہیں، آسیب زدگی کا علاج مشروع ہے اور انبیاء وصالحین کی سنت رہی ہے۔

چنانچہ امام ابن تیمیہؒ فرمایاتے ہیں: بنی آدم کے اوپر سے شیطان کو دفع کرنا ہمیشہ سے انبیاء اور صالحین کا شیوہ رہا ہے۔ مسیح علیہ السلام اور ہمارے نبی کریم ﷺ ایسا کرتے رہے ہیں۔ (مجموع الفتاویٰ:۱۹/۵۶۔۵۷)

رسول اللہ ﷺ کا آسیب زدوں پر سے جنوں کا بھگانا

رسول اللہ ﷺ سے متعدد بار ایسا کرنا مروی ہے، ذیل میں ہم اس ضمن میں وارد بعض واقعات نقل کرتے ہیں۔

حضرت ام اُبانؓ بنت الوازع بن زارع بن عامر العبید ی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میرے دادا زارع رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ان کے ساتھ ان کا مجنون بیٹا یا بھانجا بھی تھا میرے دادا نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا میرے ساتھ میرا بیٹا یا بھانجا ہے جو مجنون ہے، میں اسے آپ کے پاس اسلئے لے کر آیا ہوں تاکہ آپؐ اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے میرے پاس لاؤ پس میں اسے آپ کے پاس لے گیا، اس وقت آپ کسی وفد کے درمیان تشریف فرما تھے۔میں نے اسے وہاں سے ذرا ہٹا کر اس کے سفر والے کپڑے اتار دیئے اور دو خوب صورت لباس زیب تن کرائے۔

پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے میرے قریب کرواور اس کی پشت میری طرف کردو۔

بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کے اوپر اور نیچے کے کپڑے سرکا کر اس کی پیٹھ آپ کے مارنے کیلئے آپ کی جانب کردی، میں نے (مارنے کے دوران) آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی (یعنی رسول اللہ ﷺ نے کافی اوپر ہاتھ اٹھا کر اس بچہ کو پیٹا تھا)، آپ ﷺ فرمارہے تھے۔

''اخرج عدوالله اخرج عدوالله''

''باہر نکل اللہ کے دشمن، باہر نکل اللہ کے دشمن''

پس میں نے اس بچہ کو اس حال میں پایا کہ اس کی نظریں بالکل درست ہوچکی تھیں اور پہلی جیسی شکایت باقی نہیں تھی میں نے اس بچہ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھا دیا آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور اس کے چہرہ پر مسح فرمایا:

(رواه الطبرانی، وقال الهیثمی فیه۔ وام أبان لم یروعنها غیر مطروذکر الهیثمی الحدیث من روایة احمد فی مسندباً خصر مما ذکره الطبرانی، وقال فیه هند بنت الوازع لم اعرفها، وبقیة رجاله ثقات۔ کذافی مجمع الزوائد ۹/۲۔۳ وأورده الامام ابن تیمیة فی مجموع الفتاوىٰ ۱۹/۵۷)

حضرت یعلیٰ بن مرہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے تین ایسے واقعات دیکھے ہیں جنہیں نہ مجھ سے پہلے کسی نے دیکھا تھا اور نہ ہی میرے بعد کوئی ان کو دیکھ پایا۔

میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر نکلا یہاں تک کہ جب ہم کسی راستہ میں ایک عورت پر سے گزرے جو اپنے کمسن بچہ کے ساتھ وہاں بیٹھی ہوئی تھی تو اس عورت نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ اس بچہ کو بلاء نے آگھیرا ہے اور اس کی وجہ سے ہم سب پر بھی بلاء نازل ہوگئی ہے نہ معلوم کتنی بار اس بچے پر بلاء کا حملہ ہوتا ہے (یعنی دورہ پڑتا ہے۔)

آپ ﷺ نے فرمایا:

اسے میرے پاس لاؤ، پس عورت نے اس بچہ کو آپ ﷺ کی طرف اٹھا دیا اور اسے آپ ﷺ کے سامنے رکھا، آپ ﷺ نے منہ کھول کر تین بار اس پر پھونکا اور فرمایا:

''بسم الله ،انا عبدالله ۔اخسأ عدوالله''

''اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ کے دشمن دور ہوجا''۔

پھر آپ ﷺ نے بچہ کو اس عورت کے پاس لوٹا دیا، اور فرمایا: واپسی میں ہمیں اسی جگہ ملنا اور ہمیں اس کی کیفیت بتانا کہ کیا ہوا؟

بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم چلے گئے اور جب لوٹے تو ہم نے اس عورت کو اسی جگہ بیٹھا ہوا پایا، اس کے ساتھ تین بکریاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا تیرے بچہ کا کیا ہوا؟

اس عورت نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اس وقت تک ہم نے اس پر کوئی چیز محسوس نہیں کی ہے، یہ کہہ کر اس نے ان بکریوں کو کھینچا اور انہیں آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، اترو اور ان سے ایک بکری لے لو باقی بکریاں اس عورت کو لوٹا دو۔

(رواه احمد فی مسنده ۴/۱۷۰ وابن السنی ص ۲۹۹۔ ولکن فی سنده یحیی بن سعید العطار وهو ضعیف والراوی المسعودی اختلط قبل موته)

امام احمدؒ کی روایت میں یعلیٰ بن مرہ کے یہ الفاظ مروی ہیں۔ ایک مرتبہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس اپنا بچہ لے کر آئی جس پر جن کا آسیب تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اخرج عدوالله ۔انا رسول الله''

''اللہ کے دشمن باہر نکل، میں اللہ کا رسول ہوں''

فرماتے ہیں کہ پس وہ پاک ہوگیا، مزید کہتے ہیں کہ اس عورت نے آپ ﷺ کو کچھ گھی

اور خشک پنیر پیش کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پنیر، گھی اور ایک مینڈھا لے لو اور دوسرا واپس کردو۔ (رواہ احمد ۴/۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲۔ وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد ۹/۶۔ رجالہ الصحیح)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع کے غزوہ کیلئے نکلے، یہاں تک کہ ہم حرہ نامی مقام تک پہنچے تو ایک بدوعورت اپنے بچہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بچہ ہے۔ اس پر شیطان کا غلبہ ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اس کا منہ کھولو، اس عورت نے بچے کا منہ کھولا تو رسول ﷺ نے اس میں تھتکارا اور کہا "اخسأ عدوالله وانا رسول الله :

آپؐ نے تین مرتبہ یہی فرمایا، پھر کہا، اپنے بچے کا خیال رکھنا اب اس پر کوئی چیز نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی چیز اس پر لوٹ کر آئے گی جو کہ اس کو ستائے۔

(رواہ الدرامی ۱/۱۰۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبزار باختصار وفیہ عبدالحکیم بن سفیان ذکرہ ابن أبی حاتم ولم یجرحہ احد وبقیۃ رجالہ ثقات)

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے شہر طائف میں خدمت کیلئے رکھا تو کوئی چیز میری نماز کے دوران میرے سامنے آجایا کرتی تھی، حتیٰ کہ مجھے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ میں نے نماز میں کیا پڑھا؟ جب میں نے یہ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے سفر کیا:

آپ ﷺ نے (تعجب سے) دریافت کیا، ابن ابی العاص، میں نے عرض کیا جی ہاں، یارسول اللہ ﷺ دریافت فرمایا، یہاں کس لئے آئے ہو؟

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کوئی چیز میری نمازوں میں میرے سامنے آجاتی ہے۔ حتیٰ کہ مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ میں نے نماز میں کیا پڑھا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ شیطان ہے، اسے میرے پاس لاؤ۔ پس میں آپ کے قریب ہوگیا اور اپنے پنجوں کے بل بیٹھ گیا، بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنے دست مبارک سے ضرب لگائی اور میرے منہ میں تھتکارا پھر فرمایا:

"اخرج عدوالله"۔ "اللہ کے دشمن باہر نکل" آپ نے تین بار ایسا ہی کیا اور فرمایا، اب اپنے کام میں جٹ جاؤ۔

(رواہ ابن ماجہ ۲/۱۱۷۵ وقال فی الزوائد۔ اسناد صحیح رجالہ ثقات۔ وصححہ الالبانی فی صحیح ابن ماجہ ۲/۲۷۳ (۲۸۵۸))

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ پہلے میرا حافظہ لوگوں میں سب سے بہتر تھا۔ پھر میرے اندر کوئی چیز آگئی پس میں بعض باتیں بھول جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا۔

"اللهم اخرج عنه الشيطان"

"اے اللہ اس کے اندر سے شیطان کو نکال باہر کر"

اس کے بعد سے میرے بھول چوک کی شکایت جاتی رہی۔

(رواہ مسلم (۲۲۰۳) واحمد فی المسند ۴/۲۱۶ وابن السنی ص ۲۷۲ وفی الباب عن عبید بن رفاعۃ عند احمد وعبدالرزاق ابی شیبۃ)

حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ ایک شخص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بدو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، میرے بھائی کو تکلیف ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تیرے بھائی کو کیا تکلیف ہے؟

اس نے عرض کیا کہ اسے آسیب آلگا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اسے میرے پاس بھیج دو۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص آیا اور آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا، میں

نے نبی کریم ﷺ کو اس پر یہ آیتیں پڑھتے ہوئے سنا۔ سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ کی ابتدائی چار اور درمیانی دو آیتیں۔

’’ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ‘‘ (سورۃ البقرۃ:۱۶۳۔۱۶۴)

تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے، آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر۔

آیت الکرسی، سورۃ بقر کی آخری تین آیتیں، سورۃ آل عمران کے شروع کی آیت:

’’ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ‘‘

اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے۔ (سورۃ آل عمران:۱۸)

’’ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ‘‘۔ (سورۃ الاعراف:۵۴)

’’ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ‘‘

’’ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ ‘‘
(سورۃ المومنون :۱۱۶)

اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی بزرگ عرش کا مالک ہے سورۃ الجن، کی آیت ’’ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ‘‘۔ (سورۃ الجن :۳)

اور بے شک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے۔ نہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا نہ بیٹا۔

سورۃ الصافات کی ابتدائی دس آیتیں، سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں۔

قل ھو اللہ (سورۃ الاخلاص) اور معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)

پھر وہ بدو کھڑا ہو گیا، اس کی تکلیف دور ہو چکی تھی، اور اس میں کوئی لائق حرج چیز باقی نہ تھی۔

(رواہ ابن ماجہ ۲/ ۱۱۷ وابن اسنی ص ۲۹۸۔۲۹۹ ورواہ الحاکم وقال ھذا الحدیث محفوظ صحیح۔ ولکن قال الھیثمی فی مجمع الزوائد ۵/ ۱۱۵ رواہ عبداللہ بن احمد وفیہ ابو جناب وھو ضعیف لکثرۃ تدلیسہ وقد وثقہ ابن حبان وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح۔ وقال الحافظ ابو جناب واسمہ یحیی بن ابی حیۃ وھو ضعیف م مدلس وصالح الراوی فیہ مقال وقد خولف عن شیخہ فی سندہ فان ظاہر ان صحابی ھذا الحدیث لم یذکر اسمہ ولا کنیتہ۔ وبین غیرہ خلاف ذلک ثم ساق سندا لخ۔ انظر الفتوحات الربانیۃ ۴/ ۴۲ وضعفہ الالبانی فی ضعیف سنن ابن ماجہ ص ۲۸۸)

ان روایات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سے ڈانٹ پھٹکار کر اور لعن طعن کے ذریعہ جنوں کو نکالا ہے لیکن جناتی آسیب کو بھگانے کے لئے جنوں اور شیطانوں کو صرف ڈانٹنا، پھٹکارنا، لعن طعن کرنا، نکلنے کا حکم دینا اور ڈرانا دھمکانا ہی کافی نہیں ہوتا، بلکہ معالج کے اندر ان تمام صفات کا موجود ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔

بعض اصحاب رسول کا جنوں کو نکالنا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک دماغی مریض یا آسیب زدہ شخص کے کان میں کچھ پڑھا تو اسے افاقہ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن مسعودؓ سے دریافت کیا کہ تم نے اس شخص کے کان میں کیا پڑھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آیات:

’’ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ ‘‘

’’ کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بے کار پیدا کیا ہے اور تم میری طرف نہ لوٹائے جائے گے ‘‘۔ (سورۃ المومنون:۱۱۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’ لو ان رجلا موقنا قرأ بھا علی جبل لزال ‘‘

''اگر کوئی مومن یقین کے ساتھ اس کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی سرک جائے''۔

(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۷ وابن السنی ص ۲۹۸ والحاکم والترمذی وابویعلی وابن ابی حاتم وابن مردویہ کلھم من حدیث عبداللہ بن لھیعۃ وھو ضعیف۔ وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد ۵/۱۱۵ رواہ ابویعلی وفیہ ابن لھیعۃ وفیہ ضعف وحدیثہ حسن وبقیۃ رجالہ الصحیح)

معالج کی صفات

معالج ایسا ہونا چاہئے کہ جس میں حرص ولالچ، ریاکاری اور شہرت کی قطعاً تمنا نہ ہو، وہ اپنے فن میں احذق ہو یعنی امراض کی جملہ قسموں، ان کے اسباب، مریض کی جسمانی قوت، بدن کے طبعی مزاج وعادات، مختلف طرق علاج اور ان کے ردعمل وغیرہ سے بخوبی واقف ہو، وہ اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتا ہو، اس پر مکمل بھروسہ کرتا ہو۔

سلف صالحین کے خالص عقیدہ نیز قولاً وعملاً توحید خالص کا حامل ہو، جنوں اور شیطانوں کے احوال، ان کے مکاید ومصاید نیز مداخل سے بخوبی واقف ہو، محرمات سے اجتناب کرنے والا، ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والا اور تلاوت قرآن نیز ذکر الٰہی کی جنوں پر تاثیر کا کامل یقین رکھنے والا ہو۔

اس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور توکل جتنا قوی ہوگا اور تعلق باللہ، للٰہیت، خشیت الٰہی تقویٰ یقین محکم، علم وعمل، اخلاص نیت، ثابت قدمی اور نصیحت وخیرخواہی میں جس قدر وہ بڑھ چڑھ کر ہوگا، اس کے علاج کی تاثیر بھی اتنی ہی قوی ہوگی۔

پس اگر معالج جن سے زیادہ طاقت ور ہو تو اسے نکلنے پر بہ آسانی مجبور کر سکے گا لیکن اگر معالج کمزور واقع ہوا تو ایسی صورت میں اکثر جنات معالج کو بھی تکلیف پہنچانے کا قصد کر لیتے ہیں، لہٰذا اس کو چاہئے کہ کثرت سے دعا کرے، اللہ عزوجل سے استعانت ومدد کا طلب گار رہو اور قرآن کریم بالخصوص آیۃ الکرسی کی تلاوت کرتا رہے۔

کسی آسیب زدہ شخص کو معالج نہ ملے تو کیا حکم ہے

ایسا آسیب زدہ شخص جسے مذکورہ بالا صفات کا حامل کوئی معالج نہ ملے یا اگر ملے تو اس کے علاج سے اسے کوئی فائدہ نہ پہنچے اور خود بھی اسے اپنے استعمال کردہ جملہ معنوی اور حسی شرعی علاج کے طریقوں سے کوئی افاقہ نہ ہو تو اسے چاہئے کہ اس تکلیف پر صبر کرے اور عنداللہ اجر عظیم کی امید رکھے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباسؓ نے دریافت کیا، کیا میں تجھے جنتیوں میں سے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا۔ ضرور دکھائیں۔ فرمایا کہ ایک کالی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا میں آسیب زدہ ہوں، (جب بیہوش ہوتی ہوں) تو میری شرمگاہ کھل جاتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان شئت صبرت ولك الجنة، وان شئت دعوت الله ان يعافيك''

''اگر تو چاہے تو اس پر صبر کر تیرے لئے جنت ہے، اور اگر تو چاہے تو میں تیری عافیت کے لئے دعا کروں۔''

اس عورت نے عرض کیا میں صبر کرتی ہوں، لیکن پھر عرض کیا کہ میری شرمگاہ کھل جاتی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمایئے کہ میری شرمگاہ نہ کھلے۔ تو آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ (صحیح البخاری: ۱۰/۱۱۴ ومسلم ۱۶/۱۳۱ (بشرح النووی)

ابن جریج سے مروی ہے کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ ام زفر رضی اللہ عنہا نے ایک لمبی کالی عورت کو غلاف کعبہ پر دیکھا تھا۔ (صحیح البخاری: ۱۰/۱۱۴ (۵۶۵۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ عورت کہتی تھی۔

''انی اخاف الخبیث ان یجردنی'' میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ جن مجھے ننگا نہ کردے۔ (فتح الباری:۱۰/۱۱۵)

عہد نبوی کے اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اکمل اور حقیقی معالج اعظم ﷺ کی موجودگی میں بھی اس عظیم صحابیہؓ نے علاج پر صبر کے عوض جنت کو ترجیح دی پس جس مریض کو کوئی معالج میسر نہ ہو اور وہ علاج کیلئے ساحر کے پاس جانے کے بجائے اس تکلیف پر صبر کرے اور اللہ عزوجل سے دعا کے ذریعہ خلاصی کا انتظار کرے تو انشاء اللہ وہ جنت کا مستحق ٹھہرے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

جائز طریقہ علاج

آسیب زدہ کا علاج عموماً تین مراحل میں ہوتا ہے۔ پہلا مرحلہ اصل سے قبل کا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس جگہ یا جس مریض کا علاج کیا جارہا ہو وہ تمام منکرات سے پاک ہو اور اسلامی تعلیمات وشعائر کا پورا لحاظ واہتمام کیا جائے۔

دوسرے مرحلہ میں مریض کے سر یا پیشانی کو پکڑ کر تجویز کردہ آیات وادعیہ پڑھی جائیں، یہ معنوی علاج کا طریقہ ہے، اس کے ساتھ حسی علاج کے طریقوں کو بھی آزمایا جائے اگر ان چیزوں سے افاقہ نہ ہو تو معالج جن کو گفتگو پر مجبور کرے اور اس سے اس کے متعلق نیز اس کے سوار ہونے کے اسباب کے بارے میں دریافت کرے۔

اگر وہ جن مسلمان ہو تو اسے ترغیب وترہیب اور سمجھانے بجھانے کے ذریعہ خروج پر آمادہ کرے، جیسا کہ اُوپر گزر چکا ہے، اگر غیر مسلم ہو تو اسے اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے اور توبہ کرنے کی دعوت دی جائے۔

اگر توبہ اور خروج پر بہ آسانی آمادہ ہوجائے تو بہت خوب ورنہ جیسا کہ اوپر گزرا عمل کیا جائے۔

تیسرا مرحلہ جن کے اخراج کے بعد کا ہے تاکہ وہ دوبارہ لوٹ کر سوار نہ ہونے پائے۔

اس کے لئے صحت یاب ہونے والے شخص پر تمام محرمات سے مکمل اجتناب، ذکر الٰہی، تعوذ، آیات مجوزہ کی قرأت، تحصنات نبویہ کا التزام نیز ان تمام احتیاطی تدابیر کی محافظت کرنا ضروری ہے جن کا تذکرہ کیا جاچکا ہے۔

آسیب کے شرعی طریقہ علاج کی بعض صورتیں

۱۔ جنات اللہ کے مامور اور پابند شریعت بندے ہیں، لہٰذا اگر کوئی مسلمان انہیں مخاطب کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو اس پر ایسا کرنا بہتر ہے، اس لئے کہ جنوں کے ساتھ انسانوں کا گفتگو کرنا ناممکن نہیں ہے، جس طرح وہ انسان جس پر جنوں کا آسیب ہو ان سے ہمکلام ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا انسان بھی ان سے مخاطب ہوسکتا ہے، پس اگر انسانوں پر جنوں کی یہ آسیب زدگی شہوت اور نفسانی خواہشات کے باعث ہو تو یہ چیز فواحش میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں سبھی کے لئے حرام قرار دیا ہے، خواہ اس میں دوسرے فریق کی رضامندی بھی شامل ہو۔

اس میں کراہت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس کا تعلق تو فحش اور ظلم والے کاموں سے ہے، لہٰذا جنوں کو اس بارے میں مخاطب کر کے ان سے بات کرنی چاہئے۔

وہ بھی بخوبی جانتے ہیں کہ یہ امور فحش اور حرام یا فحش اور ظلم ہیں، یہ گفتگو اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان پر حجت (دلیل) قائم ہوجائے اور وہ جان لیں کہ یہ شخص ان کے درمیان اللہ اور اس کے رسول ﷺ جنہیں جنوں اور انسانوں دونوں کی طرف مبعوث کیا گیا تھا کے حکم کے مطابق فیصلہ کررہا ہے۔

جہاں تک دوسری وجہ، یعنی بعض انسانوں کے ذریعہ ان کو تکلیف پہنچنے کا تعلق ہے

تو اگر انسان اس چیز سے لاعلم ہے اوران کو مخاطب کر کے بتایا جائے کہ لاعلمی میں اس سے ایسا ہو گیا ہے اور جو تکلیف عمداً نہ پہنچائی گئی ہو وہ سزا کی مستحق نہیں ہوتی مزید یہ کہ انسان نے وہ فعل اپنے گھر یا اپنی ملکیت کی جگہ میں کیا جائے، اور یہ بات تو وہ جنات بھی بخوبی جانتے ہیں کہ کون سی چیز اس شخص کی ملکیت میں سے ہے اور کون سی نہیں۔

اور یہ بھی کہ اسے اپنے گھر یا اپنی ملکیت کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے کا پورا حق حاصل ہے، اس کے برعکس تم جنوں کے لئے یہ کس طرح جائز نہیں ہے کہ انسانوں کی ملکیت میں ان کی اجازت کے بغیر جا بسو۔ تمہارے رہنے بسنے کے لئے انسانوں کے مکان نہیں بلکہ غیر آباد، ویران اور بیابان علاقے ہیں۔

ہر مومن پر اپنے مظلوم بھائی کی نصرت و مدد کرنا واجب ہے اور بلاشبہ آسیب زدہ مظلوم ہوتا ہے، لیکن یہ نصرت عدل وانصاف پر مبنی ہونی چاہیئے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا، اگر جن امر ونہی اور نصیحت و بیان سے مان جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو ڈانٹنا، سخت سست کہنا، ڈرانا دھمکانا اور اس پر لعنت بھیجنا بھی جائز ہے، جیسا کہ رسول ﷺ نے اس شیطان کے ساتھ معاملہ کیا تھا، جو آگ کا شعلہ آپ کے چہرہ مبارک پر پھینکنے کے لئے لایا تھا پس آپ ﷺ نے تین بار:

''**اعوذ بالله منك العنك بلعنة الله التامة**'' فرمایا تھا۔

(رواہ مسلم: ۱/۳۸۵ (۵۴۲))

اگر آسیب زدہ کو آسیب سے پاک کرنے کے لئے یا جن کو بھگانے کیلئے مارنے پیٹنے کی ضرورت پڑے تو پٹائی بھی کی جاسکتی ہے، یہاں تک کہ آسیب زدہ کو افاقہ ہو جائے، یہ چوٹ جن کو لگتی ہے، آسیب زدہ کو اس پٹائی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

بعض صحیح احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا اپنے اوپر حملہ آور شیطان کا گلا گھونٹنا بھی بصراحت مروی ہے، بلکہ ایک روایت میں تو یہاں تک صراحت ملتی ہے۔

''**حتیٰ وجدت برد لسانه علی یدی**''

''یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔''

ان احادیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ظاہر ہے کہ گلا گھونٹنا ان کو مارنے پیٹنے کی قبیل ہی سے ہے۔

۳۔ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کے ذریعہ مدد طلب کرنا۔ جس انسان کو جن نے آسیب زدہ بنادیا ہو اس کیلئے استعانت کا بہترین طریقہ ذکر الٰہی اور قرآن کریم کی تلاوت ہے اور اس میں بھی سب سے بڑھ کر آیۃ الکرسی کی تلاوت ہے کیونکہ ایک صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جو اس کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محافظ مقرر فرما دیتا ہے اور صبح ہونے تک شیطان اس کے قریب نہیں پھٹکتا ہے، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

دم اور تعویذوں کے ذریعہ علاج

دم اور تعویذوں سے آسیب زدہ علاج دو طرح ہوتا ہے۔

اگر دم اور تعویذ ایسی چیزوں پر مشتمل ہوں جن کا معنی سمجھ میں آتا ہو (اور کفر وشرک سے پاک ہوں تو جائز ہے) دین میں یہ بھی جائز ہے کہ انسان اس کے بارے میں کسی (معالج) کو بتائے اور اللہ تعالیٰ سے دعاء نیز اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کی مخلوق (جنوں) سے مخاطب ہو، وغیرہ، پس ان چیزوں سے آسیب زدہ پر دم کرنا اور اس کے لئے تعوذ اللہ کی پناہ حاصل کرنا جائز ہے۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''**اعرضوا علی رقاکم ،لاباس بالرقی مالم یکن فیه شرك**''

''اپنے دم (منتر) میرے سامنے پیش کرو، ان منتروں میں کوئی حرج نہیں ہے

جن میں شرک موجود نہ ہو‘‘۔ (صحیح مسلم۴/۱۷۲۷(۲۲۰۰))

نیز فرمایا: ’’ من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعه ‘‘

تم میں سے جو کوئی اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے ضرور فائدہ پہنچائے۔ (صحیح مسلم۴/۱۷۲۷(۲۱۹۹))

اور اگر دم یا تعویذوں میں حرام کلمات ہوں، مثال کے طور پر اس میں شرکیہ باتیں موجود ہوں یا اس کے معنی مجہول ہوں تو اس میں اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ وہ کفر ہو، پس کسی کیلئے اس سے جھاڑ پھونک کرنا، اس کا منتر پڑھنا یا اس کی قسم کھانا جائز نہیں ہے، خواہ ان کلمات سے آسیب زدہ پر سے جن ہٹ جاتے ہوں کیونکہ جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اس میں فائدہ سے زیادہ نقصان ہوتا ہے، مریضوں میں سے مصیبت زدہ وغیرہ کیلئے قرآن میں سے کچھ لکھنا، جائز مدد کے لئے اس کا ذکر کرنا، اس سے نہانا یا اسے دھو کر پینا جائز ہے جیسا کہ امام احمدؒ وغیرہ سے اس بارے میں منصوص ہے۔

(رواہ الامام احمد۱/۳۸۱ وابوداود (مع العون) فی الطب باب فی تعلیق التمائم۴/۱۱(۳۸۸۳) وابن ماجہ(۳۵۳۰))

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: اکثر شرکیہ منتر پڑھنے والے جنوں کو بھگانے سے عاجز رہتے ہیں، بیشتر وہ لوگ جو جنوں کو اپنے قبضہ میں رکھتے (یا رکھنے کا دعویٰ کرتے) ہیں جب لوگ ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ آسیب زدہ شخص پر جس جن کا سایہ ہے اسے قتل کر دیں یا قید میں ڈال دیں (یا اسے جلا کر بھسم کر دیں) تو ان کے بارے میں لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا ہے یا قید میں ڈال دیا ہے (یا جلا کر بھسم کر دیا ہے) حالانکہ یہ محض ان کا خیال اور جھوٹ ہوتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ:۱۹/۴۶)

آسیب زدہ گھر سے جنوں کو بھگانے کا منتر، امام ابن قیم الجوزیہؒ بیان کرتے ہیں کہ ابوالنضر ہاشم بن القاسم نے بیان کیا کہ میں اپنے گھر میں کچھ دیکھتا تھا، پھر کچھ لوگوں

نے کہا کہ اے ابوالنضر آپ ہمارے پڑوس سے کسی اور جگہ چلے جائیں۔

کہتے ہیں کہ یہ چیز مجھے دشوار لگی چنانچہ میں نے یہ بات کوفہ میں ابن ادریس المحاربی اور ابواسامہ کو لکھ بھیجی، محاربی نے مجھے یہ جواب لکھا کہ مدینہ میں ایک کنواں تھا جس کے سوتے (چشمے) بند ہو گئے تھے، پس ایک گھوڑا سوار لوگوں کے ساتھ کنویں میں اترا اس نے اسی چیز کا شک کیا، اور اس کنویں کا پانی بدلنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ مندرجہ ذیل چیزیں کسی پانی پر پڑھ کر اس پانی کو کنویں میں ڈال دیں۔

ایسا کرنے پر ایک آگ کنویں سے نکلی اور اس کے منہ پر آ کر بجھ گئی، ابوالنضر بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی پانی بھرا ایک برتن لیا اور اس میں وہی کلام پڑھا اور اس پانی کو گھر کے تمام گوشوں میں لے جا کر چھڑک دیا۔ جنات چیخ کر مجھ سے کہنے لگے، اے ابوالنضر! تم نے تو ہمیں جلا ڈالا، ہم تمہارے پاس سے دور چلے جاتے ہیں۔ اگرچہ امام ابن القیمؒ مذکورہ بالا قصہ کی حکایت کے بعد فرماتے ہیں۔

یہ وہ چیزیں ہیں جو اس بندہ کے نزدیک آپ ﷺ کے ارشاد سے متعلق ہیں، مگر میں کہتا ہوں کہ راقم کے نزدیک اس واقعہ کی رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی طرف نسبت نہیں ہے۔

گھر سے دفع کرنے کا طریقہ

گھر سے آسیب کو دفع کرنے اور محفوظ رکھنے کا ایک طریقہ، گھر میں پوری سورہ بقرہ پڑھی جائے، ایک حدیث شریف میں ہے:

’’ لاتجعلوا بیوتکم مقابر ۔ان الشیطان ینفرمن البیت الذی تقرا فیه سورة البقرة‘‘

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک اس گھر میں شیطان فرار ہو جاتا ہے جس

میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہو۔ (رواہ مسلم ۲/۱۸۸ واحمد ۲/۲۸۴، ۳۳۷، ۳۸۸)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' ان الشیطان یخرج من البیت اذا سمع سورۃ البقرۃ تقرا خرج من البیت الذی تقرا فیه سورۃ البقرۃ ''

''جب شیطان سورہ بقرہ پڑھتے ہوئے سنتا ہے تو اس گھر سے باہر نکل جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے''۔

(رواہ الدرامی ۲/۹۰۴ والحاکم ۲/۲۶۰ وصححہ ووافقہ الذھبی وحسنہ الالبانی فی سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۵۸۸)

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں۔ **''ما من بیت یقرا فیه سورۃ البقرۃ الا خرج منه الشیطان وله ضریط ''**۔جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان ریاح خارج کرتا ہوا باہر نکل جاتا ہے۔ (رواہ الدارمی ۲۔۹۰۳)

بعض احادیث میں شیطان کے گھر سے نکل بھاگنے کی بجائے شیطان کے اس گھر میں داخل ہی نہ ہونے کا تذکرہ مروی ہے جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

'' لا تجدو ابیوتکم مقابر وان البیت الذی تقرا البقرۃ فیه لا یدخله الشیطان ''

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ کیونکہ وہ گھر جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

(رواہ الترمذی مع التحفۃ ۴/۴۲ وقال۔ ھذا حدیث حسن صحیح وصححہ الالبانی فی صحیح سنن الترمذی وسلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۵۲۱)

اور حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے:

'' من قراھا یعنی سورۃ البقرۃ لیلا یدخل الشیطان ثلاثۃ لیال ومن قراھا نهار ا لم یدخل الشیطان ثلاثۃ ایام''۔

''جو رات میں سورہ بقرہ پڑھے۔ تین رات تک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوگا اور جو دن میں اس کی تلاوت کرے تو تین دنوں تک اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوگا''۔ (رواہ ابن حبان کذا فی تحفۃ الاحوذی ۴/۴۲)

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے:

'' اقرء واسورۃ البقرۃ فی بیوتکم فان الشیطان لایدخل بیتا یقرافیه سورۃ البقرۃ''

''اپنے گھروں میں سورۃ بقرہ پڑھو، کیونکہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا''۔

اور حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' ان اللہ کتب کتاب قبل ان یخلق السماوات والارض بالفی عام فانزل منه آیتین ختم بهما سورۃ البقرۃ ولا تقرآن فی دار ثلاثۃ لیال فیقربها الشیطان''

''بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے دوہزار سال قبل ایک کتاب لکھی، پھر اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن سے سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے۔ جس گھر میں تین رات یہ آیتیں نہیں پڑھی جاتیں شیطان اس گھر کے قریب یعنی اس گھر میں داخل ہوجاتا ہے''۔

(رواہ الدارمی ۲/۹۰۶ والترمذی ۴/ ۲۳۳۵ ورواہ الطبرانی عن شداد بن اوس وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد ۶/۳۱۳، رجالہ ثقات)

حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے:

''من قرا عشر آیات من سورۃ البقرۃ فی لیلۃ لم یدخل ذلك البیت شیطان تلك اللیلۃ حتیٰ یصبح اربعا من اولها ،وآیۃ

الکرسی وآیتان بعد ھا ، وثلاث خواتیمھا اولھا للہ ما فی السماوات ''

جس نے رات میں سورہ بقرہ کی دس آیتوں کی تلاوت کی اس رات شیطان صبح ہونے تک اس گھر میں داخل نہیں ہوگا، وہ دس آیتیں یہ ہیں چار ابتدائی آیات، آیت الکرسی، آیت الکرسی سے بعد کی دو آیتیں، اور آخری تین آیتیں جو '' **لِلّٰہ مافی السماوات** '' شروع ہوتی ہیں۔

سرکش شیطان کے حملہ کا توڑ حدیث شریف میں مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبدالرحمان بن خنبیسؓ سے پوچھا، ابن خنبیس، جب شیاطین رسول اللہ ﷺ کو نقصان پہنچانے آئے تھے تو آپ ﷺ نے کیا دعا پڑھی تھی؟ انہوں نے جواب دیا۔ شیاطین گھاٹیوں اور وادیوں سے رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈتے ہوئے آئے ان میں سے ایک شیطان کے پاس آگ کا شعلہ تھا وہ رسول اللہ ﷺ کو اس سے جلانا چاہتا تھا۔ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو گھبرا گئے، اس موقع پر حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور انہوں نے فرمایا، اے محمد ﷺ آپ یہ دعا پڑھئے۔

''واعوذ بکلمات اللہ التامۃ التی لا یجارزھابر و لا فا جر من شر ما ینزل من السماء و من شر ما یعرج فیھا ، و من شر ما ذرا فی الا رض و من شر ما یخرج منھا و من شر فتن الیل و النھار، ومن شر کل طا رق الا طا رق یطرق بخیر یا رحمٰن''

''یہ دعا پڑھنے سے آگ کا وہ شعلہ بجھ گیا اور اللہ ازوجل نے شیطان کو نامراد فرما دیا۔ میں اللہ کے ان پورے کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی نیک اور بد ان سے تجاوز کرہی نہیں سکتا اس برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے اور چڑھتی ہے اور اس برائی سے

جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور اس برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات دن کے تمام حوادث کی برائی سے مگر اس واقعہ سے جو بھلائی لیکر آئے اے شفیق ومہربان ہمارے اوپر رحم فرما''۔

(رواہ احمد ۳/ ۴۱۹ وابن السنی ص ۳۰۱ واسنادہ صحیح، انظر مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۲۷ والطحاویۃ بتخریج الارناؤوط (۱۲۳)

جمائی اور شیطان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ تم میں سے جو کوئی چھینک مارے اور اس پر ''الحمد للہ'' کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اس کو سنے یوں کہے ''یرحمک اللہ'' اللہ تم پر رحم فرمائے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے تم میں سے جب کوئی جمائی لے تو حتی المقدور اس کو روکے کیونکہ تم میں جو کوئی (جمائی کے وقت منہ کھول کر) کہتا ہے ''ہا'' تو اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ **(بخاری، ابوداؤد، ترمذی)**

شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں ہنستا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چھینک اللہ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے، جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ جب آدمی (جمائی لیتے وقت) کہتا ہے آہ آہ شیطان اس کے اندر ہنستا ہے اور اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ **(ترمذی، کتاب الأدب)**

جمائی کے وقت شیطان پیٹ میں داخل ہو جاتا ہے

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ شیطان جمائی کے ساتھ اندر داخل ہو جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم کتاب الأدب)

تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''زور سے چھینک آنا اور بہت بڑی جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے''۔
(ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۲۶۴)

چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے

حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت شداد بن اوسؓ اور حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جب تم میں سے کوئی ڈکار لے یا چھینک لے تو آواز کو بلند نہ کرے کیونکہ شیطان ان دونوں کی آواز بلند کرنے کو پسند کرتا ہے''۔ (کنز العمال:۲۵۵۳۲)

شیطان کا رنگ

حضرت رافع بن یزید ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
'شیطان سرخی کو پسند کرتا ہے تم اپنے کو سرخی سے بچائے رکھنا اور تکبر پیدا کرنے والے لباس سے بھی بچائے رکھنا''۔ (کنز العمال:۴۱۱۶۱)

شیطان کا لباس

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''تم اپنے لباس کو لپیٹ کر رکھا کرو ان کی اطاعت ان میں قائم رہے گی، کیونکہ جب کوئی کپڑا لپٹا ہوتا ہے تو شیطان اس کو نہیں پہن سکتا، لیکن جب وہ پھیلا ہوا ہو تو اس کو وہ پہن لیتا ہے''۔ (کنز العمال، الجامع الکبیر ۱/۱۱۷)

شیطان پانی کیسے پیتا ہے؟

حضرت ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تو تین سانس میں نوش فرماتے۔ آپؐ نے ایک ہی سانس میں غٹ غٹ کر کے پینے سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس طرح کا پینا شیطان کا پینا ہے۔ (بیہقی)

شیطان کی سواری

حضرت خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اونٹنی لے کر گزرے اس کی گردن میں گھنٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''هٰذِهٖ مُطِيَّةُ الشَّيْطَانِ'' یہ شیطان کی سواری ہے (یعنی جس سواری میں گھنٹی بندھی ہوئی ہو اس پر شیطان کا بہت اثر ہوتا ہے۔) (ابن ابی شیبہ)

ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان

حضرت علی بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

انسان شیطان کے قبضہ میں کب آتا ہے

حضرت قتادۃ بن عیاش الجرشیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تک آدمی شراب نہ پیئے تب تک اپنے دین میں ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے، لیکن جب شراب پی لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی حفاظت کی ذمہ داری ہٹا لیتے ہیں اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کے کان بن جاتا ہے، اس کی نگاہ بن جاتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہے اور ہر شر کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے اور ہر خیر سے محروم کر دیتا ہے''۔ (طبرانی)

ٹوٹے برتن سے پینا

حضرت عمرو بن ابی سفیانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے نہ پیا کرو کیونکہ یہاں سے شیطان پیتا ہے۔
(جامع کبیر: ۱/۸۹۴۳)

شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک انگلی سے شیطان کھاتا ہے، دو سے ظالم اور تین سے انبیاء کرام کھاتے ہیں (یعنی تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام کی سنت ہے''۔) (دیلمی)

شیطان کے بہکانے کے طریقے

(۱) بندوں کو کفر اور نفاق میں مبتلا کرنا، مثلاً ان سے غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز یا غیر اللہ کے نام کی قربانی یا غیر اللہ کی قسم کھلانا اور حرام کو حلال اور حلال کو حرام کروانا وغیرہ۔

(۲) بندوں کو قدم قدم پر گناہ، معصیت اور اللہ کے ناپسندیدہ کاموں کی ترغیب دلانا، رشوت خوری، غصب اموال۔ بچوں اور بیویوں کے مابین عدل نہ کرنے دینا وغیرہ۔

(۳) مسلمانوں کی صفوں میں بغض، عداوت اور منافرت پیدا کرنا۔

(۴) فتنہ، فسق و فجور، محرمات اور بدعات کو فروغ دینا، ناحق خون بہانا (قتل و غارت گری) چوری، قمار جوا اور سٹہ، بازی، سود خوری، شراب نوشی، لواطت، زنا کاری اور فواحش وغیرہ۔

(۵) فعل الخیرات (نیک کاموں) کی راہ میں دشواریاں پیدا کرنا۔

(۶) عبادتوں اور اطاعت الٰہی کے کاموں سے روکنا نیز ان میں شکوک و شبہات اور فساد پیدا کرنا (۷)، نماز میں مقتدیوں کا امام سے سبقت لے جانا یا حالت نماز میں نمازی کو غیر ضروری حرکات میں مصروف کرنا وغیرہ۔

(۸) دنیاوی امور میں مشغول رکھنا۔

(۹) نمازی کے سامنے سے لوگوں کو گزرنے پر اکسانا۔

(۱۰) دل میں طرح طرح کے وسوسے پیدا کرنا۔

(۱۱) بندوں کو رحمان کی مخالفت مثلاً بتوں، چاند و سورج، ستاروں و سیاروں، قبروں و آستانوں، جنوں و شیطانوں کی پرستش کروانا۔

(۱۲) خواہشات نفس کی پیروی وغیرہ کی دعوت دینا۔

(۱۳) منکرات مثلاً غیبت اور چغلخوری وغیرہ کی ترغیب دینا۔

(۱۴) اوامر الٰہی کی خلاف ورزی اور نواہی کی ترغیب دلانا یا امر و نہی کو سرے سے ترک کرنے پر آمادہ کرنا۔

(۱۵) حدود اللہ سے تجاوز پر ابھارنا۔

(۱۶) حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی پر ابھارنا وغیرہ۔

(۱۷) تزئین باطل، عریانیت کو فروغ دینا۔

(۱۸) قطع رحمی، ریاکاری اور قبول حق سے روکنا وغیرہ۔

(۱۹) حرام چیزوں کے نام بدل کر انہیں پسندیدہ نام دینا۔

(۲۰) نقال اور ناچنے گانے والوں کو بہتر بنا کر پیش کرنا۔

(۲۱) عریانیت کو اور مرد وعورت کے آزادانہ میل ملاپ کو ترقی سمجھا دینا۔

(۲۲) فسق وفجور کو فن (Art) نام دینا۔

(۲۳) برقع یا حجاب کو خراب بنا کر پیش کرنا۔

(۲۴) عورت کے گھر بیٹھے رہنے کو رجعت پسندی، دقیانوسی پن (Backwardness) وغیرہ سمجھانا۔

(۲۵) جھوٹے وعدوں سے لاحاصل تمناؤں کا لالچ دینا۔

(۲۶) مؤمنوں کے خلاف جنگ کے وقت کافروں کو عزت وغلبہ ونصرت کا وعدہ کرنا وغیرہ۔

(۲۷) بندوں کو کوتاہ عمل اور کسلمند بنانا جس کی وجہ سے گناہگار توبہ سے، عابد عبادت سے اور مجاہد جہاد وغیرہ سے رکا ہے۔

(۲۸) کبھی انسان کو نصیحت وخیر خواہی کے بھیس میں گناہ اور نافرمانی کی دعوت دینا۔

(۲۹) بندوں کو بتدریج گمراہ کرنا۔

(۳۰) خیر وصلاح کی چیزوں کو بھلا دینا۔

(۳۱) مسلمانوں کو جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ان کو محقق کرنے میں کوتاہی کروانا۔

(۳۲) آیات الٰہی کا مذاق اڑانا۔

(۳۳) شراب، جوا، جھوٹے معبودوں، ازلام، بدشگونی اور فال وغیرہ نیز جادو کے ذریعہ لوگوں میں گمراہی پھیلانا۔

(۳۴) بغض غرور، تکبر، جھوٹے دعوے، حد سے تجاوز کرنا، مال اور دنیا سے محبت، حسد عورت اور دیگر دنیاوی فتنوں میں الجھانا۔

(۳۵) انسانی کمزوریوں مثلاً عدم اعتمادی، ضعف، مایوسی، قنوط (ناامیدی) بیجا خوش فہمی، حد درجہ غلط فہمی، بیجا فخر، ظلم، بدگمانی، بغاوت، بخل، ریاکاری اور دکھاوا، اترانا، لالچ، عجلت، جدال، جہل، غفلت، خصومت، کینہ پروری پر ابھارنا۔

(۳۶) گانے بجانے، تالیوں اور سیٹیوں کے ذریعہ دلوں میں نفاق کی کھیتی اگانا۔

(۳۷) غضب وغصہ، لایعنی خواہشات، نفس پرستی، سرکشی وخوشی میں آپے سے باہر ہوجانا۔

(۳۸) دینی عقائد میں شکوک وشبہات پیدا کرنا۔

(۳۹) نفاق، کذب بیانی، فسق وفجور، غیبت، بدعات ومحرمات، ذنوب ومعاصی کی طرف رغبت، نسیان، کسلمندی وکاہلی، افراط وتفریط، گناہ کو حقیر سمجھانا، باطل پر اصرار کروانا۔

(۴۰) خود بینی خودستائش۔ نافرمانی، ناشکراپن، بیجا طیش، عدم مروت، نفرت، سخت دشمنی، بےصبری، بےقراری، بےچینی پیدا کروانا۔

اللہ تعالیٰ امت کو ہر قسم کے شیطانی چالوں سے محفوظ فرمائے اور توحید خالص پر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ دعاؤں کا طالب

محمد سرور فاروقی ندوی